Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

کلیاتِ رحمت امروہوی

گجرات اُردو ساہتیہ اکادمی۔ گاندھی نگر

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

کلیاتِ رحمت امروہوی

گجرات اُردو ساہتیہ اکادمی ۔ گاندھی نگر

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

کلیاتِ رحمت امروہوی

شاعر

رحمت امروہوی

ترتیب وتہذیب

پروفیسر محی الدین بمبئی والا

گجرات اردو ساہتیہ اکادمی، گاندھی نگر

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

© گجرات اردو ساہتیہ اکادمی، گاندھی نگر، گجرات

KULLIYAT-E-REHMAT AMROHVI

کتاب کا نام : کلیاتِ رحمت امروہوی

شاعر کا نام : رحمت امروہوی

Name of Poet : Rehmat Amrohvi

مرتّب : پروفیسر محی الدین بمبئی والا

ناشر : ڈاکٹر ہرشد ترویدی (رجسٹرار، گجرات ساہتیہ اکادمی، گاندھی نگر)
صغرا بیگم بخاری (نائب رجسٹرار، اردو ساہتیہ اکادمی، گاندھی نگر)

Year of Publication	: 2010	۲۰۱۰ء	سال اشاعت :
Pages	: 200	۲۰۰	صفحات :
Quantity	: 500	۵۰۰	تعداد :
Price	: Rs. 185	۱۸۵ روپے	قیمت :

طباعت وسرورق

ISB Digital - ۲۸۲۸، شاہپور، احمد آباد۔

گجرات اردو ساہتیہ اکادمی، گاندھی نگر

ابھی لیکھا گار بھون، نزد گلاب باغ،

سیکٹر ۱۷، گاندھی نگر، گجرات۔ پن: ۳۸۲۰۱۷

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اِنتساب

شریکِ حیات

قدسیہ بیگم کے نام

جنھوں نے انتہائی خلوص و محبّت

کے ساتھ میری رہنمائی کی۔

رحمت امروہوی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

فہرست

(۱) اظہارِ تحسین 5

(۲) پیش لفظ 6

(۳) گوشۂ اضافہ 9

(۴) گوشۂ تروینی 129

(۵) گوشۂ رت جگے 151

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اظہارِ تحسین

اردو کے منفرد شاعر رحمتؔ امروہوی کے پچاس سالہ تخلیقی سفر کا سرمایۂ سخن قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے بڑی مسرت ہوتی ہے۔ اِس سے پہلے رحمتؔ امروہوی کے مجموعہ کلام ''اِضافہ'' اور ''رت جگے'' شائع ہوکر قبولیت کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔

رحمتؔ امروہوی کے حالاتِ زندگی اِن صفحات میں لکھے جا چکے ہیں لہٰذا ان سے صرفِ نظر کرتے ہوئے ہم صرف یہ کہنا چاہیں گے کہ رحمت امروہوی کا شمار استادِ شعرا میں ہوا کرتا ہے۔ وہ ایک مدت تک گجرات اردو اکادمی کے سرگرم رکن بھی رہے۔ ان کی شعری خدمات کے صلہ میں اُنہیں ''گوروپُرسکار'' سے بھی نوازا گیا۔

رحمتؔ قادِرُ الکلام شاعر تھے انہوں نے غزل کے علاوہ خوبصورت نظمیں اور قطعات بھی لکھے ہیں، جو اس کلیات میں شامل ہیں۔ خواندگی کی مہم (نر، کشر تا نوارَن) سے متاثر ہوکر انہوں نے جو قطعات تحریر کئے ہیں، ادبی نشستوں میں اس کے خوب چرچے رہے۔

گجرات اردو اکادمی ان کا کلیات شائع کر کے اپنے ذمہ جو ایک قرض تھا اُسے ادا کرتے ہوئے فخر محسوس کرتی ہے۔

امید ہے ان کے کلام کی پزیرائی کی جائے گی۔

ڈاکٹر ہرشد ترویدی

(رجسٹرار۔ گجرات ساہتیہ اکادمی، گاندھی نگر)

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

پیش لفظ

ہمہ گیر شخصیت کے مالک رحمتؔ امروہوی کا شمار استادِ فن میں ہوتا ہے۔ اپنی پچاس سالہ ادبی زندگی میں رحمت امروہوی نے گجرات کی اردو فضا پر کچھ ایسے نقش چھوڑے ہیں جو آج بھی ان کی خدمت کے غماز ہیں۔ یہاں کے ادبی ماحول کو سازگار بنانے میں ان کا خصوصی رول رہا ہے۔ خادمِ ادب کی حیثیت سے ان کی سرگرمیاں اہلِ ذوق حضرات میں روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں۔

وہ کلاسکی مزاج کے شاعر تھے، ماہرِ عروض تھے، اردو زبان و ادب کے استاد تھے اور ان سب سے بڑھ کر وہ ایک اچھے انسان تھے۔ امروہہ چھوڑے اُنہیں برسوں گزر چکے تھے۔ اپنے وطن کی یاد برابر اُنہیں آتی رہتی تھی۔ امروہہ کے اپنے عزیز و اقربا کو برابر یاد کرتے رہتے تھے۔ وہاں کی ادبی سرگرمیوں سے باخبر رہتے تھے۔ اِن اوصاف کے باوجود یہ بھی ایک بڑی حقیقت ہے کہ اُنہیں اپنے وطنِ ثانی احمد آباد- گجرات سے اتنی ہی محبت تھی۔ رحمتؔ امروہہ کی مٹی تھے مگر ان کے ذہن کی آبیاری سرزمین گجرات کی آب و ہَوا میں ہوئی تھی۔ یوں کہیئے کہ ان کا ادبی خمیر یہاں کی مٹی سے اٹھا تھا۔

رحمت امروہوی یاروں کے یار اور عزیزوں کے عزیز تھے، مہمان نوازی اُن کی سرِشت میں تھی اس لئے کہ وہ مجلس ساز انسان تھے۔

رحمت امروہوی کے شعری مجموعے ''اضافہ'' اور ''رت جگے'' بہت مقبول ہوئے۔ چھٹی-ساتویں دہائیوں میں احمد آباد میں شعری فضا خوب پروان چڑھی شعر و سخن کے خوب چرچے رہے اگرچہ کتابت اور طباعت کے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ذرائع نہ ہونے کے برابر تھے مگر آئے دن کے صوبائی اور آل انڈیا مشاعرے اظہارِ سخن کی اِس کمی کو پورا کر دیتے تھے۔ شہر میں کئی ادبی انجمنیں اور شعر وسخن کی بزمیں کارفرما تھیں، گجرات کالج شعبۂ اردو- فارسی، انجمن ترقی اردو کا دفتر اور 'آبِ حیات' کا آفس ایسے مراکز تھے جہاں اردو زبان وادب کے خوب چرچے رہا کرتے تھے۔ پروفیسر وارث علوی، محمد علوی، جمیل کلیمی، بشیر الدین زخمی، عادِل منصوری، سرشار بلند شہری اور مولانا فخر الدین ندوی وغیرہ کے حلقۂ اربابِ ذوق میں رحمت امروہوی کا ایک خاص مقام تھا۔ اِس طرح بجانب دیگر انجمن ترقی اردو کے عہدے داران مکرمی جناب مصطفیٰ میاں قادری، جمال الدین قادری کے علاوہ مکرمی صفدر حسین بخاری، ڈاکٹر احمد حسین قریشی، احسان جعفری، پروفیسر وارث علوی، تبسم مبارک پوری وغیرہ کے ساتھ ادبی اجلاس میں رحمت امروہوی برابر شریک ہوا کرتے تھے اور ادبی تحریکوں کے سرگرم رکن بھی تھے۔

پیشہ کے اعتبار سے رحمت امروہوی مزدور پیشہ تھے، کارخانوں میں بڑی جفاکشی کی زندگی گذارتے رہے مگر اِس کے ساتھ اُنہیں تجارت سے بھی دلچسپی رہی۔ شاید اس کی وجہ یہ بھی رہی ہو کہ تجارت پیشہ جماعتوں سے ان کے آخری دم تک تعلق رہا۔

بحیثیت شاعر رحمت امروہوی اپنے ہمعصر شعراء میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ محمد علوی، عادل منصوری، سرشار بلند شہری کے ساتھ چوتھا کھونٹ رحمت امروہوی کا تصوّر کیا جاتا تھا۔

رحمت زیادہ تر کلاسکی رنگ میں طبع آزمائی کیا کرتے تھے، کلاسکی شعراء سے وہ متاثر نظر آتے ہیں، محمد علوی اور عادل منصوری کہ جن کے یہاں جدیدیت کا رنگ کلام کی خصوصیات ہیں کے برعکس رحمت نے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

استادوں کے اسلوب کو اپنایا اور اپنی بساطِ سخن بچھائی۔

رحمت امروہوی کی شعری خصوصیات سے صَرفِ نظر کرتے ہوئے صرف یہ کہنے پر اکتفا کروں گا کہ موصوف کو الفاظ کے انتخاب پر زبردست قدرت حاصل تھی۔ چنانچہ ان کے یہاں بھرتی کے اشعار کم نظر آتے ہیں۔

رحمت امروہوی کو نظم کے علاوہ نثر پر بھی کمال حاصل تھا۔ اگرچہ ان کی نثری تحریریں محفوظ نہیں رہ پائیں مگر نثر میں ان کی ایک یادگار تالیف ''یادوں کی پرچھائیاں'' آزادی کے بعد گجرات کی ادبی تاریخ کا دلچسپ منظر نامہ پیش کرتی ہے۔ اِس مختصر کتاب میں گجرات میں منعقدہ مشاعرے، کانفرنسز، ادبی نشستیں اور مذاکرے صفحۂ قرطاس سے ابھر کر ہماری آنکھوں میں گوشہ نشین ہو جاتے ہیں۔ اِس چھوٹی سی کتاب میں چند یادگار تصویریں بھی ملتی ہیں جو ایک ادبی مرقع سے کم نہیں ہے۔

رحمت صاحب گجرات اردو اکادمی کے رکن بھی رہے۔ اُنہیں اپنی تخلیقات پر کئی انعامات اور ایوارڈز بھی عنایت ہوئے جن میں قابلِ ذکر گجرات اردو اکادمی کی جانب سے عنایت کیا گیا گورَو پُرسکار بھی ہے۔

رحمت امروہوی ہر دلعزیز، منکسر المزاج اور مرنجاں مرنج انسان تھے۔ افسوس ہے کہ فسادات میں بُری طرح تشدد کا شکار بنے اور یہ صدمہ ان کے لئے جان لیوا ثابت ہوا۔ خدا مرحوم کی مغفرت کرے۔ آمین!

اردو اکادمی آج فخر اور مسرت کے ساتھ ان کا یہ کلیات اردو دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ امید ہے ان کے چاہنے والوں کے دِلوں میں محبتِ سخن کا جو ایک خلا پیدا ہوا ہے یہ کلیات اس کی تلافی کر سکے!!۔

پروفیسر محی الدین بمبئی والا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

گوشۂ

اضافہ

رحمت امروہوی

گجرات اردو ساہتیہ اکادمی، گاندھی نگر

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ترتیب

(گوشۂ اضافہ)

اضافہ — مجروح سلطانپوری 14

اضافہ — ظ ۔ انصاری 20

پہچان — احسان جعفری (سابق ایم ۔ پی ۔) 23

تعارف — نسیم صدیقی 26

عرضِ حال ۔ رحمت امروہوی 30

حمد 32

نعت 33

غزلیں

(۱) کسی پتھر پہ کچھ پیغام لکھئے 35

(۲) زندگی ہی سے گزر جائیں گے 36

(۳) خطوں میں اُن سے تخاطب کے سلسلے بھی بہت 37

(۴) تھک گیا دعا کر کے دستِ بے دعا دیکھوں 38

(۵) کہیں پہ سر کہیں خنجر ہوا میں اڑتے ہیں 39

(۶) شعلوں کے درمیاں مرا گھر مدتوں رہا 40

(۷) خرد کا لفظ جنوں کی کتاب میں نہ لکھو 41

(۸) لہراتا آنچل بھی باتیں کرتا تھا 42

(۹) یورش غم سے ہار دی ہمت کھوئے کھوئے رہتے ہو 43

(۱۰) زخم تعبیر نے بخشے ہمیں گھرے کتنے 44

(۱۱) مبہم نگارشات کو فن کہہ دیا گیا 45

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

(۱۲) نہ کوئی ہمدم و مونس نہ یارِ تنہائی 46

(۱۳) کڑی تھی دھوپ پہ سورج گزر گیا ہے میاں 47

(۱۴) محبت زندگی کی اک کڑی ہے 48

(۱۵) دل ہے کہ پاش پاش ہے اور ہم ہیں دوستو 49

(۱۶) چند لمحے بھی اب ایسے ہوگئے 50

(۱۷) ہم خوگرِ غم ہیں غم و آلام ہمیں دو 51

(۱۸) نہیں جو دولتِ زادِ سفر تو کیا غم ہے 52

(۱۹) خوشی بھی ہو تو خوشی اب کہاں لگے ہے مجھے 53

(۲۰) وہ بھی دیکھے ہیں جو کالے ہیں بہت 54

(۲۱) ہم سفر کوئی بجز یاس نہیں 55

(۲۲) اپنے کو ہر کسی سے بڑا مانتا ہے وہ 56

(۲۳) آج بھی اتنا تعلق ہے مرا جام کے ساتھ 57

(۲۴) درد کی دھوپ گزر جانے دو 58

(۲۵) خار بن جاتا ہے بستر رات میں 59

(۲۶) اس طرف چشمِ التفات نہیں 60

(۲۷) خبر نہیں کہ مسرّت کی زندگی کیا ہے؟ 61

(۲۸) یورشِ غم سے نکھرے ہیں ہم اور بھی 62

(۲۹) ہر حال میں تمہیدِ وفا ہم سے ہوئی ہے 63

(۳۰) حوصلے نکھر آئے زہر اشک غم پی کر 64

(۳۱) ربط اُن سے بڑھا کے دیکھ لیا 65

(۳۲) امید خوشی شکوۂ غم چھوڑ دیا ہے 66

(۳۳) نظر پہ قید تعلق کشی سے کچھ نہ ہوا 67

(۳۴) بچھائی ہے تری نظروں سے اکثر تشنگی میں نے 68

(۳۵) ہم دیکھ کے اس دور کو حیران رہے ہیں 69

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

(۳۶) شہر میں ہم سے دِوانے ہیں بہت 70
(۳۷) کون ان کی بزم سے اٹھے گا ہو کر کامیاب 71
(۳۸) منتشر فکر تخیل گم سُم 72
(۳۸) وہ ایک شخص جو ہم نے کبھی ملا بھی نہیں 73
(۳۹) نگہِ دوست، اٹھ ستم ہی سہی 74
(۴۰) وفا کا رنگ جو گہرا دکھائی دیتا ہے 75
(۴۱) دل سے یاد اس کی مٹائیں کیسے 76
(۴۲) یہ کیسی بھیڑ لگی ہے یہ کیوں کھڑے ہیں لوگ 77
(۴۳) غیر کا کب تک سہارا چاہیئے 78
(۴۴) سورج چھت سے اتر گیا 79
(۴۵) اپنی کاوش جام طلب 80
(۴۶) صلۂ مہر و وفا مانگے ہے 81
(۴۷) کبھی نہ چین سے بیٹھا کبھی نہ گھر میں رہا 82
(۴۸) جو گر گر کر سنبھل سکیئے تو چلیئے 83
(۴۹) ان کے سوا کسی کو نہ دیکھا کریں گے ہم 84
(۵۰) یہ غلط ہے ایک مرکز پر ٹھہر جائے گی رات 85
(۵۱) مقام ایسے بھی آئے کبھی کبھی اے دوست 86
(۵۲) شان عشق ہم سے ہے، ہم وفا کے پیکر ہیں شاعری ہے فن یارو 87
(۵۳) وقت کتنا رہا دِن گزرتے رہے برف کی طرح لمحے پگھلتے رہے 88
(۵۴) منھ سے گو وہ کچھ نہ کہیں پر آنکھیں سب کچھ بولیں ہیں 89
(۵۵) جانب کاہکشاں دیکھ ذرا 90
(۵۶) اُن سے بچھڑ کے کچھ نہ سُہانا لگا مجھے 91
(۵۷) اٹھا نہ ہاتھ برائے کرم دعا کے لیے 92
(۵۸) تا بہ کے کنج قفس 93

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

نظمیں

(۱) تخلیق.......... 95

(۲) مشورہ.......... 96

(۳) نذرِ مخدوم.......... 98

(۴) یادِ وطن.......... 99

(۵) کلی.......... 101

(۶) کشمکش.......... 102

(۷) ایک نظم.......... 104

(۸) چاند پر انسان کے قدم.......... 105

(۹) بنام زر پرستاں.......... 106

(۱۰) بیادِ مولانا ابوالکلام آزادؒ.......... 109

(۱۱) بیوہ.......... 111

قطعات

(۱) اردو.......... 113

(۲) بابائے اردو مولانا عبدالحق کی وفات پر.......... 118

(۳) ماتمِ جگر.......... 119

(۴) حسرت موہانی.......... 121

(۵) اعجاز صدیقی (مدیر شاعر کی وفات پر).......... 122

(۶) جواہر لال نہرو.......... 123

(۷) متفرق قطعات.......... 124

(۸) جشن جمہوریت اور علی گڑھ کا فساد.......... 127

(۹) تین شعر.......... 128

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اضافہ

مشرق کی اصناف شاعری میں ایک سخت جان مگر انتہائی دلنواز صنف ہے ''غزل'' جس کی دل کشی و شیریں سخنی کا جادو موافق و مخالف سبھی کے سر چڑھ کر بولتا ہے وہ دن بہت پرانے نہیں ہوئے یہی ۳۷-۳۸ء سے ۵۰-۵۱ء تک کا زمانہ ہے جب اسے آخر کار گردن زدنی قرار دے دیا گیا تھا۔ یہ مجھ سے اور تنہا مجھ سے کوئی پوچھے کہ اکیلے ۱۹۴۵ء سے ۱۹۵۱ء تک ایک غزل کے پرستار پر طنز و استہزا کے کیسے کیسے پتھر برسے ہیں اور کیسے کیسے ہمت شکن حالات سے نبرد آزما ہونا پڑا ہے۔ ایک طرف مغربی ادب کے استیلاء کے نتیجے میں خاصانِ ادب اسے ''نیم وحشی'' اور ''بوڑھی نائکہ'' کا خطاب عطا فرما چکے تھے کہ ''آج'' کے سیاسی و سماجی مسائل اور ''آج'' کے انسانی جذبات و خیالات کی ترجمانی یہ صنف نہیں کر سکتی۔ یہ اپنی علامتوں اور ذخیرۂ الفاظ کے ساتھ جاگیردارانہ عہد کی پیداوار ہے اس لیے نئے زمانہ میں یہ اپنی پرانی زبان سے دل پر کوئی تازہ حس کوئی نیا ولولہ پیدا نہیں کر سکتی اور دوسری طرف غزل کے روایاتی شیدائیوں کا انبوہ تھا جو غزل میں سیاسی مسائل کو چھوت چھات کی چیز سمجھتا تھا۔ اسے ''وقتی اور فانی'' موضوع کہتا تھا۔ بقول جگر۔

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ہم اپنی کیوں طرز خاص چھوڑیں ہم اپنی کیوں وضع خاص بدلیں
یہ انقلاب نو بہ نو تو ہوا کیے ہیں ہوا کریں گے

مگر اس جمعیت میں یہی تھے جنھوں نے سیاسی و سماجی مسائل کی طرف ایک جذباتی سی توجہ کی اور کچھ یوں کہا بھی۔

بنگال کی میں شام سحر دیکھ رہا ہوں

یا

بہ ہوش باش کہ اب انقلاب آپہنچا

میں سن رہا ہوں دلِ سنگ وخشت کی دھڑکن

یا

بھاگ مسافر اپنے وطن سے اپنے چمن سے بھاگ
اوپر اوپر پھول کھلے ہیں بھیتر بھیتر آگ

مگر جب دیکھا کہ یہ اشعار غزل کی ہئیت رکھتے ہوئے بھی غزل کے نہیں لگتے تو اکتا کے غزل ہی سے انکار کر دیا۔

فکر جمیل خوابِ پریشاں ہے آجکل
شاعر نہیں ہے وہ جو غزل خواں ہے آجکل

مگر یہ کوشش کوئی شعوری و عملی بنیاد نہیں رکھتی تھی اس لیے پھر وہ اپنی طرزِ خاص کی طرف لوٹ گئے۔

یہ میخانہ ہے بزم جم نہیں ہے   یہاں کوئی کسی سے کم نہیں ہے

مگر اب یہ صبر آزما حالات دیر ہوئی کہ ختم ہو چکے ہیں اور سارے ہنگامے ماضی کی گرد میں دفن ہو چکے ہیں۔ چنانچہ آج اگر کوئی ازراہِ ''وضعداری'' اس

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

صنف دلآویز کے خلاف منہ کھولتا ہے تو اس کا بگڑا ہوا دہن لوگوں کو صاف نظر آجاتا ہے اور ساری طاقت لسانی دھری کی دھری رہ جاتی ہے۔ اب سیاسی، سماجی اور انقلابی مضامین غزل بن کر اس کی روایت میں شامل ہو چکے ہیں، آج کا ترقی پسند غزل گو تنہا نہیں ہے بلکہ اک کارواں ہے جو غزل گاتا، اپنی زنجیریں بجاتا اور انھیں ریزہ ریزہ کرتا منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ اسی کارواں کے ایک رفیق کا نام رحمتؔ امروہوی ہے۔ رحمتؔ غزل کے مزاج داں ہیں، سادہ سی بات میں بھی اشاریت کے اس رمز کو سمجھتے ہیں جو غزل کا بنیادی عنصر ہے۔ رمز و کنائے کے لیے ضروری نہیں کہ علامات ہی کا استعمال ہو کبھی کبھی ایک مصرعہ یا پورا شعر بجائے خود ایک استعارہ یا کنایہ بن جاتا ہے، مثلاً جب کہتے ہیں۔

ہمیں ستا نہیں سکتا خیال تنہائی
ہمارے پاس ہیں یادوں کے سلسلے بھی بہت

تو یہ پورا شعر اس شخص کے لیے کنایہ بن جاتا ہے جس کے پاس لٹ پٹ کر صرف یادوں کا سرمایہ رہ گیا ہے اور جسے انھیں یادوں سے زندگی کی آبیاری کرنا آتی ہے اس کے جینے کی آرزو کے لیے ایک مثال اور اس طرح اس کی رجائیت کا ایک کنایہ ہی نہیں بلکہ اس کی زندہ دلی کی ایک علامت بن جاتا ہے۔

رحمتؔ جو بھی کہتے ہیں جذباتی اور تخیلی ایمانداری کے ساتھ کہتے ہیں، گو ان کے یہاں ایسے اشعار بھی ملیں گے جنھیں پڑھ کر کوئی سنا ہوا شعر یاد آجائے لیکن یہ اس پر اپنی ایسی چھاپ لگا دیتے ہیں کہ داد دیتے ہی بنے۔ مثلاً۔

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اسے قدرت کا اک انعام لکھئے | ہم ایسے دور میں جی رہے ہیں
وہ اس طرف سے کبھی کا گزر گیا ہے میاں | تم انتظار میں بیٹھے ہو کس کے اے رحمت
درختوں کے بدن پر نام لکھئے | کسی پتھر پہ کچھ پیغام لکھئے
بہار آ بھی گئی اور گل کھلے بھی بہت | ہمارے بخت میں کانٹے لکھے تھے اے رحمت

ان اشعار کے مضامین پڑھ کر ممکن ہے کوئی یہ کہہ کر گزر جانا چاہے کہ یہ مضامین تو سنے ہوئے سے ہیں اور ظلم یہ کرے کہ ان کے طرز بیان کو غیر اہم کہہ جائے اس سے میں یہ پوچھوں گا کہ کیا شاعری سب سے پہلے طرز اظہار، طرز بیان کا نام نہیں ہے؟ کیا مضمون آفرینی اور دانشوری کا رتبہ ثانوی نہیں ہے؟ ہے اور یقیناً ہے ورنہ کوئی ایسی بات، کوئی ایسا خیال مجھے بھی بتایا جائے جو واقعی دل چھوتا ہو، اب اسے کیا کیا جائے کہ جب بھی کوئی نیا شعر آپ سنائیں گے وہ بنیادی خیال کے اعتبار سے پرانا اور طرزِ اظہار کے اعتبار ہی سے نیا ہوگا پھر بھی بات اپنی جگہ رکھتی ہے کہ بقول میرؔ

بات وہ ہے کہ ہووے لب کی بات | نکتہ دانانِ رفتہ کی نہ کہو

اور یہ واقعہ ہے کہ جو فن کار اس نکتۂ روشن کو اپنی نظر میں نہیں رکھے گا اس کی منزل رسی معلوم۔ بہتر شاعر کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے یہاں محض مخصوص قسم کے جذبات و خیالات کا اعادہ نہ ہو بلکہ اس کی شاعری اتنی ہی متنوع اتنی ہی ہمہ رنگ ہو جتنی کہ اس کی اپنی اور اس کی گرد و پیش کی زندگی۔ اور یہ تنوع اپنی ابتدائی شکل میں سہی مگر رحمت کے یہاں ملتا ہے۔

ایک رنگ:

بگڑا ہوا الجھا ہوا ہر کام ہمیں دو | ہم خوگرِ غم ہیں و آلام ہمیں دو

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

قدم قدم پہ حوادث قدم قدم خطرے
بتا رہے ہیں کہ منزل کا فاصلہ کم ہے

نہیں جو دولتِ زادِ سفر تو کیا غم ہے
یہی متاع بہت ہے کہ عزم محکم ہے

ہاں جام ہمیں دو مئے گلفام ہمیں دو
ہم پی کے بہک جائیں تو الزام ہمیں دو

کھری کہی تھی کہ بل پڑ گئے جبینوں پر
ہر ایک شخص کا چہرہ اتر گیا ہے میاں

دوسرا رنگ:

جدا ہوئے تو پلٹ کر کبھی نہیں دیکھا
جو مل گئے ہیں تو پھر ٹوٹ کر ملے بھی بہت

اک بات تھی جب بات نکل آئی تو کہدی
تو چپ ہیں اگر آپ برا مان رہے ہیں

اب اس کی یاد بھی آئے تو دل لرز جائے
وہ حادثہ تھی ہمیں پر گزر گیا ہے میاں

تیسرا عالم:

تھک گیا دعا کر کے دست بے دعا دیکھوں
کوئی پھل گرے شاید شاخ تو ہلا دیکھوں

موت ہے کہ محرومی درد ہے کہ رنجوری
کس نے در پہ دستک دی کون آ گیا دیکھوں

صبح نکلے ہیں جو اپنے گھر سے
کیا خبر شام کو گھر جائیں گے

اور کچھ یوں بھی:

کسی پتھر پہ کچھ پیغام لکھیے
درختوں کے بدن پر نام لکھیے

یہ بچے اب لفافے سونگھتے ہیں
کسی خط میں نہ اپنا نام لکھیے

پھر بھی یہ مجموعۂ کلام گویا ابھی غزل کا مطلع اول ہے، ہمارا شاعر مقطع تک پہنچے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

تب غزل مکمل ہو، رحمت کو اس کی کوشش اور ہمیں اس کا انتظار کرنا ہے۔ آثار کہہ رہے ہیں کہ میر صاحب کی طرح اگر رحمت بھی "سرشام سے تا صبح چلے" اور علم و مطالعہ سے اپنے ذہن و قلم کو مذاق سلیم کے ہاتھوں تازگی پہنچاتے رہے تو کہیں کہیں زبان کے لحاظ سے الفاظ کے انتخاب میں جو کمی ہے اسے پورا کرتے رہے تو ان کی کوشش ضرور بارآور ہوگی اور ہمیں بھی زیادہ انتظار نہ کرنا پڑے گا۔ ابھی یہ جو بات کہتے ہیں اس میں بازگشت کی کیفیت (کہ ایک شعر کئی طرح سے بولے) کی کمی ہے۔ جس دن یہ سخن سے ماورائے سخن تک ہمیں پہنچانے لگیں گے اس دن ہم بھی کہیں گے کہ ہاں فن کار کے فن میں تیسرا بعد بھی پیدا ہوگیا۔ تیسرا بعد جو اپنے ہم عصروں میں بھی مجھے کم ہی نظر آتا ہے۔

چلی بھی جا جرس غنچہ کی صدا پہ نسیم
کہیں تو قافلۂ نور بہار ٹھہرے گا

مجروحؔ سلطان پوری

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اضافہ

احمد آباد محنت کشوں کی بستی کا باسی رحمتؔ امروہوی زندگی میں کن مراحل سے گزرا ہوگا اس کا ہلکا سا اندازہ مجھے اس شاعر کی چند غزلوں سے ہوا جو ملک کے اچھے رسالوں میں چھپ چکی ہیں اور اب کتابی شکل میں آ رہی ہیں۔ اہل نظر لفظوں کے بیچ جھانک کر دیکھیں گے کہ اس مختصر مجموعۂ کلام کا نام ''اضافہ'' صرف نام ہی نہیں بلکہ اسم با مسمیٰ ہے۔

شاعری رحمتؔ کا فرصت کا مشغلہ ہے۔ امید نہ تھی کہ اس میں ایسے شعر نکل آئیں گے جو سرِ بتانِ تنگ قبا کی طرح مڑ کر ''پھر ایک بار دیکھنا'' کا خاموش تقاضا کرتے ہوں۔

درختوں کے بدن پر نام لکھئے
کسی پتھر پہ کچھ پیغام لکھئے

کسی خط میں نہ اپنا نام لکھئے
یہ بچے اب لفافہ سونگھتے ہیں

خطوں میں ان سے تخاطب کے سلسلے بھی بہت
جو قربتیں بھی بہت ہیں تو فاصلے بھی بہت

جدا ہوئے تو پلٹ کر کبھی نہیں دیکھا
جو مل گئے ہیں تو پھر ٹوٹ کر ملے بھی بہت

صداقتوں کے پیمبر خوش بیٹھے ہیں
ضمیر بیچ کے آئے تو لب سلے بھی بہت

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

قدوں کو ناپ رہے تھے بہت بر چڑھ کر
ادب کی راہ میں ایسے ہمیں ملے بھی بہت

ایسے بھی مقامات رہِ زیست میں آئے
احباب جہاں جان کے انجان رہے ہیں
اک بات تھی جب بات نکل آئی تو کہہ دی
لو چپ ہیں اگر آپ بُرا مان رہے ہیں

تھک گیا دعا کر کے دست بے دعا دیکھوں
کوئی پھل گرے شاید شاخ تو ہلا دیکھوں
گاؤں کی ہواؤں میں تھی خلوص کی خوشبو
پھر بھی دل نے اکسایا شہر کی ہوا دیکھوں

قدم قدم پہ حوادث قدم قدم خطرے
بتا رہے ہیں کہ منزل کا فاصلہ کم ہے

خرد کا لفظ جنوں کی کتاب میں نہ لکھو
کسی کا جرم کسی کے حساب میں نہ لکھو
قلم لہو میں ڈبو کر لکھو جو لکھنا ہے
مگر قلم کو ڈبو کر شراب میں نہ لکھو
ہمارے شعر کہاں فکر وفن سے تابندہ
ہمارے شعر ابھی انتخاب میں نہ لکھو

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

رحمتؔ نے شراب میں قلم ڈبو کر شعر نہیں لکھے، اچھا کیا۔ شراب کسی کے لیے شام فکر کی مونس تنہائی ہو تو ہو مگر یہ ہرجائی منھ لگے تو ذہن کو کسی کام کا نہیں چھوڑتی، خوش فہمی نے کئی مدفن آباد کیے ہیں۔

رحمتؔ کے یہاں استعارے اور علامات اگلے وقتوں کے بیشتر ہیں عصری چلن کے کم لیکن شاعری اپنے وقت کی اس حیثیت سے ضرور زخمی ہے جس میں شاعر تنہا نہیں۔ امروہہ (یو۔پی) سے زیادہ تو شاعر کا وقت اور شعور شدید تضادات کے نگر احمد آباد میں بسر ہوا ہے، پھر یہ کیا بات ہے کہ اب تک وہ موزونی طبع، قدرت کلام اور خوش گوئی کی مشق کے ساتھ بسر کر رہا ہے۔ کیوں نہیں شعر کی ان اصناف سے کام لیتا جن میں کھل کر اپنے تجربوں اور مشاہدوں کا حاصل دیا جا سکے اور ہماری بصارت اور بصیرت میں اضافہ کرے یہ کیوں نہیں ہوتا؟ کیا زبان کے مرکزوں سے دور رہ کر فن کار پرانے ذخیرے کی نگہداری کو اپنا لیتا ہے؟ کیا مشقت پیشہ فن کار خود فن کارانہ صلاحیت پر زیادہ توجہ بلکہ مشقت سے کترانے لگتا ہے؟ کیا وہ ادب میں وضع داری برتنے لگتا ہے؟ رحمتؔ امروہوی کے تعلق سے ممکن ہے ان سوالوں کا جواب اثبات میں ہو مگر اس کے سوا بھی ایک بات ہے اور وہ یہ کہ رحمتؔ کو شعر گوئی کی جو عمدہ صلاحیت نصیب تھی انھوں نے اس سے پورا کام نہیں لیا، اضافہ کیا مگر بہت کم، ورنہ جیسے رواں دواں اور برجستہ مصرعے رحمتؔ کے ہاں ملتے ہیں وہ ہم سے نہیں خود شاعر سے دادِ سخن چاہتے ہیں۔

ظ، انصاری

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

پہچان

جس طرح پتھر میں سوئے ہوئے مجسمے کو کوئی بت تراش اپنے تیشہ کے ذریعہ پتھر سے باہر نکالتا ہے اور زمانے کی نظروں کے سامنے کھڑا کرتا ہے، اسی طرح انسان میں سوئے ہوئے شاعر کو تخیل اور جذبات واحساسات، ماحول کا تیشہ لے کر جگاتے ہیں۔ رحمتؔ امروہوی انھیں پر پیچ راہوں سے گزر کر آپ کے سامنے ''اضافہ'' کی شکل میں حاضر ہوئے ہیں۔

زمانے سے انسان کو کبھی مفر نہیں ملی اور نہ ملے گی۔ زمانے کی آسودگی اور نا آسودگی۔ رنج ومحن، غم اور خوشی، بھوک اور پیاس انسان کے ذہن پر اپنا نقش چھوڑ جاتی ہے اور ان تمام اثرات کے نقوش انسان کے کردار میں ابھرتے ہیں۔ رحمتؔ کی شاعری کو اس پس منظر میں ہم اگر نہیں دیکھیں گے تو رحمتؔ کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔

رحمتؔ یوپی کے مشہور شہر امروہہ کے ایک متوسط گھرانے میں ۱۹۲۹ء میں پیدا ہوئے۔ مالی مشکلات اور زمانے کے ناسازگار حالات نے تعلیم مکمل کرنے کے تمام راستے رحمتؔ کے لیے بند کردیے۔ اور رحمتؔ کو کم عمری میں ہی تلاش معاش کے لیے گھر سے نکل جانا پڑا اور پندرہ سال کا جوان رحمتؔ ایک خوشحال اور پرسکون زندگی کا خواب لیے احمد آباد چلا آیا۔

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

احمد آباد میں رحمتؔ کے لیے ایک نیا ماحول تھا۔ کپڑوں اور مشینوں کا شہر، دھواں اگلتی ہوئی ملوں کی چمنیاں اور ان چمنیوں کے اطراف میں پھیلے ہوئے چھوٹے چھوٹے گندے اور تاریک مکانات۔

رحمتؔ اپنے پیچھے ایک جاگیردارانہ اور نوابی شان و شوکت والا ادبی ماحول چھوڑ کر آئے تھے، جہاں شعر و سخن کا چرچا عام تھا۔ بول چال میں ادب کی چاشنی تھی اور میل جول میں ایک رکھ رکھاؤ تھا، ایک دلکشی تھی جو دل کو چھو لیتی تھی اور کیوں نہ ہو۔ امروہہ نے غلام ہمدانی مصحفی امروہوی جیسی ادبی ہستیوں کو اپنی آغوش میں پالا ہے۔

ماضی کی ادبی شاندار روایتوں اور حال کے مشکل حالات نے رحمتؔ کو کسی الجھن میں نہیں ڈالا۔ فکر معاش نے رحمتؔ کو زندگی کے تضادوں اور ان کی اہلیت کو پہچاننے میں مدد دی۔ رحمتؔ نے اپنی جوانی کے سنہرے دن کپڑا ملوں میں کام کرتے ہوئے گزار دیے۔ رحمتؔ احمد آباد میں ۱۹۴۴ء میں آئے اور فوراً ہی کپڑا مل میں ویور (بنکر) کی حیثیت سے کام کرنے لگے۔ رحمتؔ نے مل میں ۳۲ سالوں تک گھٹن اور مایوسیوں کا ایک جال پھیلا ہوا دیکھا۔ مگر اس ماحول سے نکل کر کھلی فضا میں سانس لینے کا احساس دوسرے محنت کشوں کے ساتھ رحمتؔ کے دل میں ہمیشہ مچلتا ہی رہا اور اسی احساس کی قوت نے رحمتؔ کو انجمن ترقی پسند مصنفین احمد آباد کے جلسوں اور مشاعروں.... میں پہنچا دیا اور شاعروں اور ادیبوں کی صحبت نے رحمتؔ کی طبیعت کو مشاعروں کی طرف مائل کر دیا۔ انجمن ترقی پسند مصنفین احمد آباد کی ہفتہ وار میٹنگوں میں رحمتؔ احمد آباد کے کئی کہنہ مشق اور ترقی پسند شاعروں کی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

صحبتوں کا شرف حاصل کر سکے۔ جناب رازؔ شاہجہاں پوری، زوّار حسین احمد، تبسم مبارک پوری، وجیدؔ بنارسی، مائل بھوپالی، وارث حسین علوی جیسی شخصیتوں سے انجمن ترقی پسند مصنفین کی ہفتہ وار میٹنگوں میں ملتے رہے اور انھیں میٹنگوں میں رحمتؔ کی شاعری نے نکھرنا شروع کر دیا۔

رحمتؔ کے مطالعے کا شوق بھی کچھ کم نہ تھا۔ مرزا غالبؔ، میر تقی میرؔ اور داغؔ دہلوی رحمتؔ کے پسندیدہ کلاسیکی شعراء ہیں اور ان ہی شعراء کے کلام کی اور زبان کی سادگی کے اثرات رحمتؔ کی شاعری میں ملتے ہیں۔

موجودہ دور کے ادیبوں سے ملنا اور انھیں پڑھنا بھی رحمتؔ کا پسندیدہ مشغلہ رہا ہے۔ جناب مجروحؔ سلطان پوری، سردار جعفری، کیفیؔ اعظمی، جوشؔ ملیح آبادی، مخدوم محی الدین، غلام ربانی تاباں، ساحرؔ لدھیانوی، ظ. انصاری اور احتشام حسین جیسی عظیم ادبی شخصیتوں سے رحمتؔ کو ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے اور وہ انھیں پڑھتے رہتے ہیں۔

رحمتؔ آج کپڑا مل سے ریٹائر ہونے کے بعد بھی گوشہ نشینی کی زندگی نہیں گزارتے ہیں۔ رحمتؔ نے ایک چھوٹی سی دوکان لے کر کشیدہ کاری کا کام شروع کر دیا ہے مگر اپنی تمام مصروفیات کے باوجود رحمتؔ کا شعر و سخن کا جذبہ اپنی جوانی میں قدم رکھے ہوئے ہے۔ اور رحمتؔ کا کلام ''اضافہ'' کی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

احسان جعفری

سابق ممبر پارلمنٹ

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

تعارف

کسی شاعر کے کلام کے ساتھ اس کے حالات زندگی پر مفصل نہیں تو مجمل طریقہ سے ہی روشنی ڈالنا ایک ضروری اور لابدی امر ہے، ورنہ وہ مجموعہ کلام تشنۂ تکمیل ہی رہ جاتا ہے، میں نے یہی سوچ کر قلم اٹھایا اور عزیزی رحمتؔ کے مختصر سوانح حیات معرض تحریر میں لایا تاکہ مطالعہ کنندگان کو رحمت کی شخصیت سے متعارف کراسکوں۔

شاعری کوئی اکتسابی شے تو ہے نہیں اس کا تعلق ذوق و وجدان سے ہے جو قدرت کا ایک فیضان ہے اور جس سے ہر شخص بہرہ یاب نہیں ہوتا کہ۔

ایں سعادت بزور باز و نیست

تانہ بخشد خدائے بخشندہ

رحمتؔ کو موہبت الٰہی نے اس عطیہ سے نوازا اور شاعر بنادیا۔ ''شاعرانہ ماحول نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا کیونکہ رحمتؔ کے مولد و منشاء (امروہہ۔ یوپی) کو اگر شاعر خیز خطہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ رحمتؔ سن شعور کو پہنچے تو ہر چہار طرف شعر و سخن کے چرچے تھے۔ ادبی مجالس اور مشاعروں کی وجد آفریں اور کیف آور زمزمہ سنجیاں امروہہ کی فضائے بسیط میں گونج رہی تھیں۔ رحمتؔ کے دل میں بھی ایک ولولہ پیدا ہوا اور شعر گوئی کی صلاحیتیں ابھر کر سامنے آگئیں اور عنفوان شباب ہی میں اشعار کہنا شروع کردیے لیکن حالات کی نامساعدت نے ایسا رنگین اور دل خوش کن ماحول چھوڑنے پر مجبور کردیا اور احمد آباد آگئے۔ اب یہیں مستقل قیام ہے جیسا کہ خود ایک موقع پر کہتے ہیں۔

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

گجرات میں قیام ہے امروہوی ہیں ہم
اب تو یہ بود و باش ہے اور ہم ہیں دوستو

باایں ہمہ جب کبھی وطن مالوف کی یاد نے دل میں چٹکیاں لیں تو بے ساختہ کہدیا۔

ہم کو گجرات میں اکثر رحمتؔ
ساحلِ گنگ و جمن یاد آیا

میں نے رحمتؔ کو قریب سے دیکھا ہے اور ان کے مجموعۂ کلام کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ قیام احمد آباد کے دوران رحمتؔ نے جس قدر ذخیرۂ اشعار جو غزلیات، قطعات اور نظموں پر مشتمل ہے، مہیا کرلیا ہے، جب کہ بعض شعراء تو مدت العمر میں بھی اتنا مجموعۂ کلام فراہم نہ کر سکے ہیں، کیونکہ شاعری کے لیے جس حاضر دماغی، سکون قلب اور اوقاتِ فرصت کی ضرورت ہے، وہ قیام احمد آباد میں رحمتؔ کو بہت کم میسر ہوئی۔ انھیں جن ناخوش گوار اور ناسازگار حالات سے دوچار ہونا پڑا اس کا انھیں احساس ہے اور یہ امر واقعہ بھی ہے کہ۔

شعلوں کے درمیان مرا گھر مدتوں رہا
میں حادثوں سے سینہ سپر مدتوں رہا

کیونکہ اقتصادی مصروفیات اور پریشان کن خانگی حالات ایسی چیز ہیں، جن سے انسان متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا، رحمتؔ کو بھی بہ تقاضائے بشریت کہنا پڑا۔

وطن کو چھوڑ دیا گھر کی چاہ کیا کرتے
کہ زندگی ہی سے اب جی سا بھر گیا ہے میاں

رحمتؔ کا یہ قنوط اور بیزاری بلاوجہ نہ تھی کیونکہ کئی مرتبہ کچھ ایسے حالات پیش

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

آئے کہ رحمتؔ کے سر پر تباہی اور خانہ بربادی کی گھنگھور گھٹائیں منڈلا رہی تھیں اور انھیں اپنا مستقبل تیرہ و تار نظر آرہا تھا، ان کے بشرہ سے تفکرات و اضطراب کے آثار ہویدا تھے لیکن رحمتؔ نے عزم و استقلال اور ہمت و حوصلہ کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور کہا۔

لوگ کہتے ہیں پریشان ہوں میں
اور میں ہوں کہ کچھ احساس نہیں

چنانچہ انھیں نے تمام حادثات اور مشکلات کو للکار کر کہا

وہ کوئی اور ہوں گے اے ہمدم
حوصلے جن کے پست ہوتے ہیں
ہم تو جب جب شکست کھاتے ہیں
عزم کچھ اور سخت ہوتے ہیں

اور ہوا بھی یہی کہ رحمتؔ کے پائے استقامت میں ذرا بھی لغزش پیدا نہیں ہوئی اور تمام مصائب کا مردانہ وار مقابلہ کر کے کامرانی سے ہم کنار ہوگئے جس کا ثبوت ان کا وہ مجموعۂ کلام ہے جو مستقبل قریب میں زیور طبع سے آراستہ ہونے والا ہے۔

میں اس موقع پر ان کے کلام پر کوئی تبصرہ نہیں کر رہا البتہ ان کے دو شعروں پر ضرور اظہار خیال کروں گا کہ

خوشتر آں باشد کہ سرِّ دلبران
گفتہ آید در حدیث دیگران

مولانا ابوالکلام آزادؒ نے ۱۹۴۲ء میں قلعہ احمد نگر کی اسیری کے درمیان جدّت طبع سے کام لیا اور بقول ان کے "قلم کو چائے کا ایک گھونٹ پلا کر روشنائی کی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

جگہ چائے کے تند اور گرم عرق سے اپنے نفہائے سرد صفحۂ قرطاس پر نقش کئے'' لیکن فیضی اب سے تقریباً ساڑھے تین سو برس پہلے قلم کو شراب میں ڈبو کر اپنی تحریر کو تر و تازہ بنانے کی کوشش کر چکا تھا۔

تا تازہ و تر زنم رقم را　　　در بادہ کشیدہ ام قلم را (نلدمن)

رحمتؔ مولانا آزاد کی تقلید تو کیا کرتے کہ انھیں نہ تو وہ حالات ہی میسر ہیں جو مولانا کو درپیش تھے اور نہ وہ چائے ہی ان کے پاس ہے جو مولانا استعمال کرتے تھے، لیکن فیضی کا یہ طریقۂ کار انھیں پسند نہ آیا، ان کے تیور کچھ تیکھے نظر آتے ہیں اور ان کی جرات و بلند حوصلگی نے یہ کہنے پر مجبور کر دیا کہ

قلم لہو میں ڈبو کر لکھو جو لکھنا ہے　　　مگر قلم کو ڈبو کر شراب میں نہ لکھو

اور صرف یہی نہیں اس پر عمل پیرا ہو کر دکھا بھی دیا چنانچہ کہتے ہیں۔

یہ کاغذ پر مرے دل کا لہو ہے
یہ نظمیں خون سے لکھی ہیں ہیں نے

رحمتؔ کے اس عزم و ہمت کی جس قدر بھی داد دی جائے کم ہے۔

کسی شاعر کے تمام اشعار معیاری نہیں ہوا کرتے ان میں فرق مراتب ضرور ہوتا ہے۔ رحمتؔ بھی اس سے مستثنٰی نہیں ہیں یہ فرق مراتب ان کے یہاں بھی پایا جاتا ہے لیکن ان کی بعض نظمیں و قطعات بلند پایہ اور شاہکار ہیں جن کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ رحمتؔ نے ''کاغذ پر رکھ دیا ہے کلیجہ نکال کے'' ع اللہ کرے زور قلم اور زیادہ'' تو یہ ہیں رحمتؔ امروہوی جن کا مجموعۂ کلام خواص و عوام کو محظوظ اور لطف اندوز کرنے کے لیے عنقریب منصۂ شہود پر آنے والا ہے۔

نسیم صدیقی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

عرض حال

''اضافہ'' میرا اولین مجموعہ کلام ہے۔ تیس سال کی مشق سخن میں بہت کچھ کہا لیکن ہوتا یہ رہا کہ ہر چار پانچ سال کے بعد خود اپنا کہا ہوا اپنی نظر سے گر جاتا تھا جس کی وجہ ادب میں تیز رفتار ترقی میرا اپنا خیال ہے کہ اگر کوئی شاعر چار پانچ سال تک مطالعہ ترک کردے اور شعر بھی نہ کہے اور اس کے بعد آنکھ کھول کر دیکھے تو خود کو بہت پیچھے پائے گا۔ میں نے نہ تو مطالعہ ترک کیا اور نہ شعر گوئی البتہ آہستہ گوئی ضرور شامل حال رہی۔ اب جب کہ یہ مجموعہ کلام اشاعت کے لیے جارہا ہے اس میں پچھلا کہا ہوا بہت بڑا حصہ حذف کردیا گیا ہے۔

ہر چند کہ میری شاعری نے روایتی ماحول میں آنکھ کھولی، داغؔ، میرؔ اور غالبؔ کو بہت شوق سے پڑھا اور ان کے زبان و بیان سے خوب خوب استفادہ کیا جس کی کچھ جھلکیاں میرے کلام میں ملیں گی لیکن وقت کے ساتھ ساتھ روایتوں کا احترام کرتے ہوئے درمیان کی راہ پسند کی اور جس پر آج بھی گامزن ہوں۔

اپنی بات کو مختصر کرتے ہوئے میں جناب مجروحؔ سلطان پوری صاحب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنی بے پناہ مصروفیت کے باوجود صرف

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ایک مرتبہ یاد دہانی کرانے پر میرے مجموعۂ کلام کا پیش لفظ تحریر کیا اور ''غزل'' پر بہت تفصیل کے ساتھ بات کہی۔ ان احباب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جن کا پے بہ پے اصرار اضافہ کی اشاعت کا باعث بنا، میرے بزرگ جناب نسیم احمد صدیقی نے اپنی ضعیف العمری کے باوجود میرے مجموعہ کی صاف اور خوشخط دو نقلیں تیار کیں میرے دوست حسین الدین صدیقی نے انتخابِ کلام میں میری مدد کی۔ جناب احسان حسین جعفری سابق ممبر پارلمینٹ جو میرے دوست اور ساتھی بھی ہیں۔ میرے عزیز دوست جناب انوار احمد سریس والا صاحب اور جناب نواب یو پٹھان صاحب جن کے تعاون اور دوست نوازی پر مجھے ہمیشہ فخر رہے گا، اضافہ کی اشاعت ان حضرات کی محبت اور کوششوں کا نتیجہ ہے۔

رحمتؔ امروہوی

(احمد آباد)

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

حمد

قدم قدم پہ ہمیں دیں ہدایتیں کیا کیا
خدا کی ہم پہ ہوئی ہیں عنایتیں کیا کیا

وہ مہرباں ہے بڑا، رحم کرنے والا ہے
ہمارے واسطے اُتری ہیں آیتیں کیا کیا

مَیں رحمتوں کا تری کس طرح شمار کروں
نوازشیں بھی ہیں کیا کیا عنایتیں کیا کیا

ترا کرم تری رحمت کو بھول بیٹھے ہیں
بجائے شُکر کے لب پر شکایتیں کیا کیا

گنہگار کی بخشش کے واسطے رحمت
سزا میں رکھی گئی ہیں رعایتیں کیا کیا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

نعت

لکھا جو نامِ محمدؐ کو اہتمام کے ساتھ
ہر ایک حرف چمکنے لگا ہے نام کے ساتھ

سفر مدینے کا طے ہو اس اہتمام کے ساتھ
درود وِردِ زباں ہو میرے سلام کے ساتھ

اب اِس غلام کی قسمت کا کیا ٹھکانہ ہے
حضورؐ آپ کو نسبت ہو جس غلام کے ساتھ

عجیب طرح کی خوشبو دہن سے آئی تھی
لیا تھا نامِ محمدؐ جو احترام کے ساتھ

تمھیں تو شاہِ دو عالَم ہو شافع محشر
کروڑہا دِل مُسلم تمھارے نام کے ساتھ

درِ حبیبؐ سے جو چاہو مانگ لو رحمتؔ
جُھکا کے سر کو ادب اور احترام کے ساتھ

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

غزلیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

کسی پتھر پہ کچھ پیغام لکھیے
درختوں کے بدن پر نام لکھیے

یہ بچّے اب لفافے سونگھتے ہیں
کسی خط میں نہ اپنا نام لکھیے

بہاروں کا زمانہ آگیا ہے
جنوں کے نام کچھ پیغام لکھیے

ہم ایسے دَور میں بھی جی رہے ہیں
اسے قدرت کا اک انعام لکھیے

ہماری اب یہ ہے پہچان رحمتؔ
شکستہ دل شکستہ جام لکھیے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

زندگی ہی سے گزر جائیں گے
تجھ سے بچھڑیں گے تو مر جائیں گے

خشک پتے ہیں ہوا کیا دیں گے
ٹھیس لگتے ہی بکھر جائیں گے

صبح نکلے ہیں جو اپنے گھر سے
کیا خبر شام کو گھر جائیں گے

اب شکستہ ہے کتابِ ہستی
اب یہ اوراق بکھر جائیں گے

مر کے بھی مر نہیں سکتے رحمتؔ
ہم کتابوں میں بکھر جائیں گے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

خطوں میں اُن سے تخاطب کے سلسلے بھی بہت
جو قربتیں بھی بہت ہیں تو فاصلے بھی بہت

جدا ہوئے تو پلٹ کر کبھی نہیں دیکھا
جو مِل گئے ہیں تو پھر ٹوٹ کر ملے بھی بہت

ہمیں ستا نہیں سکتا خیالِ تنہائی
ہمارے پاس ہیں یادوں کے سلسلے بھی بہت

صداقتوں کے پیمبر خموش بیٹھے ہیں
ضمیر بیچ کے آئے تو لب سِلے بھی بہت

قدوں کو ناپ رہے تھے پہاڑ پر چڑھ کر
ادب کی راہ میں ایسے ہمیں مِلے بھی بہت

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

تھک گیا دعا کر کے دستِ بے دعا دیکھوں
کوئی پھل گرے شاید شاخ تو ہلا دیکھوں

موت ہے کہ محرومی درد ہے کہ رنجوری
کس نے در پہ دستک دی کون آگیا دیکھوں

وہ بھی راہزن نکلے یہ بھی راہزن نکلے
کس کو رہ نما سمجھوں کس کا نقشِ پا دیکھوں

گاؤں کی ہواؤں میں تھی خلوص کی خوشبو
پھر بھی دل نے اکسایا شہر کی ہوا دیکھوں

زندگی کی کچھ سانسیں بچ رہی ہیں اے رحمتؔ
جاؤں اُن کے کوچے میں اِن کو بھی لٹا دیکھوں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

کہیں پہ سر کہیں خنجر ہوا میں اُڑتے ہیں
ہمارے شہر میں پتھر ہوا میں اُڑتے ہیں

وہ تشنگی ہے کہ اک بوند کو ترستے ہیں
یہ حال ہے کہ سمندر ہوا میں اُڑتے ہیں

بصد خلوص تراشے گئے تھے بت جن کے
صداقتوں کے وہ پیکر ہوا میں اُڑتے ہیں

جنھیں زمیں پہ سلیقہ نہیں ہے چلنے کا
کمالِ فن ہے وہ اکثر ہوا میں اُڑتے ہیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

شعلوں کے درمیاں مرا گھر مدتوں رہا
میں حادثوں سے سینہ سپر مدتوں رہا

دیوار و در کی قید سے باہر نہ جاسکا
یہ اور بات عزمِ سفر مدتوں رہا

قاتل ملا نہ کوئی مسیحا مِلا ہمیں
کاندھوں پہ ایک بوجھ یہ سر مدتوں رہا

دو گز زمیں کی چاہ لیے کوئے یار میں
مایوس و نامراد ظفرؔ مدتوں رہا

رحمتؔ فریب خود کو دیے ہم نے اس قدر
خود اپنے آپ سے ہمیں ڈر مدتوں رہا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

خرد کا لفظ جنوں کی کتاب میں نہ لکھو
کسی کا جرم کسی کے حساب میں نہ لکھو

قلم لہو میں ڈبو کر لکھو جو لکھنا ہے
مگر قلم کو ڈبو کر شراب میں نہ لکھو

جوان نسل غلط رائے اخذ کر لے گی
کہانیوں کو حقیقت کے باب میں نہ لکھو

ہمارے شعر کہاں فکر و فن سے تابندہ
ہمارے شعر ابھی انتخاب میں نہ لکھو

تمھارا غم غمِ دوراں، غمِ حیات کے بعد
اب اور غم دلِ خانہ خراب میں نہ لکھو

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

لہراتا آنچل بھی باتیں کرتا تھا
آنکھوں کا کاجل بھی باتیں کرتا تھا

خاموشی کو ڈھونڈنے جنگل میں نکلے
دیکھا تو جنگل بھی باتیں کرتا تھا

پنگھٹ پر بھی سرگوشی ہوتے دیکھی
گاؤں کا پیپل بھی باتیں کرتا تھا

اک حقہ چوپال پہ پہرا دیتا تھا
مُکھیا کا کس بل بھی باتیں کرتا تھا

باتیں ہی کرتے پایا سب کو رحمت
آتا جاتا پل بھی باتیں کرتا تھا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

یورشِ غم سے ہار دی ہمت کھوئے کھوئے رہتے ہو
کچھ تو کہو کیا بات ہے رحمتؔ کھوئے کھوئے رہتے ہو

ہم نے تو پہلے ہی کہا تھا وقت سے یاری کر لیجئے
دیکھ لیا انجامِ صداقت کھوئے کھوئے رہتے ہو

شہر سے جو بھی شخص آتا ہے آپ کی بابت بتلاتا ہے
چرچے بہت ہیں آپ کی نسبت کھوئے کھوئے رہتے ہو

ان کو کچھ احساس نہیں اب ماضی بھی کچھ یاد نہیں اب
آپ ابھی تک جس کی بدولت کھوئے کھوئے رہتے ہو

گمنامی کی زیست میں رحمتؔ کتنا سکھ تھا کتنا چین
راس نہ آئی تم کو شہرت کھوئے کھوئے رہتے ہو

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

مبہم نگارشات کو فن کہہ دیا گیا
بنجر زمیں کو شہر سخن کہہ دیا گیا

ہے اب بھی ان کے نام سے روشن بساط شعر
وہ جن کو اعتبار سخن کہہ دیا گیا

کتنے ہی باغبانوں کے چہرے اتر گئے
بگڑا ہوا جو نظمِ چمن کہہ دیا گیا

خاشاک کو کہا گیا نسرین و نسترن
کانٹے اُگے تو سرو سمن کہہ دیا گیا

ہم نے بھی کھردرے ہی مضامیں کئے تلاش
جب کھردرا غزل کا بدن کہہ دیا گیا

رحمتؔ جہاں ہم آج ہیں کل بھی وہیں پہ تھے
کہنے کو یوں عروجِ وطن کہہ دیا گیا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

زخم تعبیر نے بخشے ہمیں گہرے کتنے
خواب دیکھے تھے کبھی ہم نے سنہرے کتنے

ہم کو خاموش ہی رہنے دو یہی ہے بہتر
لب ہلیں گے تو اتر جائیں گے چہرے کتنے

چیختے رہئے مگر کوئی نہیں سنتا ہے
حاکم وقت بنے بیٹھے ہیں بہرے کتنے

حق کی آواز دبانے سے نہیں دب سکتی
ہم بھی دیکھیں گے بٹھا رکھو گے پہرے کتنے

اب تو غیروں سے شکایت بھی نہیں ہے ہم کو
زخم اپنوں نے دیے ہیں ہمیں گہرے کتنے

ویسے گفتار کے غازی تو سبھی تھے رحمتؔ
آ پڑا وقت تو میدان میں ٹھہرے کتنے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

نہ کوئی ہمدم و مونس نہ یارِ تنہائی
یہ آ گیا میں کہاں اے دیارِ تنہائی

کبھی کبھی تو بہت ہی سکون ملتا ہے
کبھی کھٹکنے لگے ہے یہ خارِ تنہائی

سفر طویل، کڑی دھوپ، پاؤں میں چھالے
اور اس پہ سونپ دیا مجھ کو بارِ تنہائی

بٹھا کے سامنے کی تم سے گفتگو پہروں
بتائیں کیا تمھیں لطف بہارِ تنہائی

میں اپنے آپ میں خود قید ہو گیا رحمتؔ
اور اپنے آپ میں کھینچا حصارِ تنہائی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

کڑی تھی دھوپ پہ سورج گزر گیا ہے میاں
کہ دن کا بوجھ تو سر سے اتر گیا ہے میاں

اب اس کی یاد بھی آئے تو دل لرز جائے
وہ حادثہ بھی ہمیں پہ گزر گیا ہے میاں

نظام کہنہ میں ایسے بھی واقعات ملے
ذرا سی چوک ہوئی تھی کہ سر گیا ہے میاں

کھری کہی تھی کہ بل پڑ گئے جبینوں پر
ہر ایک شخص کا چہرہ اتر گیا ہے میاں

کیا تھی طنز کسی نے بڑے خلوص کے ساتھ
زباں کا تیر تھا دل میں اتر گیا ہے میاں

وطن ہی چھوڑ دیا گھر کی چاہ کیا کرتے
کہ زندگی ہی سے اب جی سا بھر گیا ہے میاں

تم انتظار میں بیٹھے ہو کس کے اے رحمت
ادھر سے وہ تو کبھی کا گزر گیا ہے میاں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

محبت زندگی کی اک کڑی ہے
مگر اس راہ میں مشکل بڑی ہے

کبھی ہونٹوں پہ رقصاں ہے تبسم
کبھی آنکھوں سے ساون کی جھڑی ہے

تمھارا ذِکر تھا اور آ گئے تم
تمھاری عمر بھی کتنی بڑی ہے

کہیں تو مل ہی جائے گا ٹھکانہ
ارے اتنی بڑی دنیا پڑی ہے

غزل اور تنگ دامانی کا شکوہ
سلیقہ ہو تو گنجائش بڑی ہے

نہ آنے دی وفا پر آنچ ہم نے
مگر قیمت بہت دینی پڑی ہے

تمھارا غم تمھارا غم ہے رحمت
کوئی بانٹے کسی کو کیا پڑی ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

دل ہے کہ پاش پاش ہے اور ہم ہیں دوستو
کاندھوں پہ غم کی لاش ہے اور ہم ہیں دوستو

اس کے سوا اب اور کوئی مشغلہ نہیں
عمرِ رواں کا تاش ہے اور ہم ہیں دوستو

سب خواب ہو کے رہ گئیں وہ اگلی صحبتیں
اب تو غمِ معاش ہے اور ہم ہیں دوستو

وہ دن گئے کہ جب تھی ہمیں ان کی جستجو
اب اپنی خود تلاش ہے اور ہم ہیں دوستو

طوفاں کو اب سکون ہے موجیں ہیں مطمئن
ساحل ہے ایک لاش ہے اور ہم ہیں دوستو

گجرات میں قیام ہے امروہوی ہیں ہم
اب تو یہ بود و باش ہے اور ہم ہیں دوستو

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

چند لمحے بھی اب ایسے ہو گئے
جیسے برسوں ان کو دیکھے ہو گئے

نیند بھی آنکھوں سے اوجھل ہو گئی
خواب بھی افسوس مہنگے ہو گئے

اک ذرا سی بات افسانہ بنی
منہ سے کیا نکلی کہ چرچے ہو گئے

اے نگاہِ دوست تیرا شکریہ
زخمِ دل کچھ اور گہرے ہو گئے

کوڑیاں لانے لگے ہیں دور کی
کس قدر ہشیار بچے ہو گئے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ہم خوگرِ غم ہیں غم و آلام ہمیں دو
بگڑا ہوا، الجھا ہوا ہر کام ہمیں دو

اب جام ہیں دو مئے گلفام ہمیں دو
گر پی کے بہک جائیں تو الزام ہمیں دو

ہم نے ہی تمھیں پہلے پہل پیار سے دیکھا
یہ جرم ہمارا ہے الزام ہمیں دو

میخانہ کی تعمیر میں اپنا بھی لہو ہے
صہبا نہ سہی دُردِ تہہ جام ہمیں دو

ہم نے ہی تو پیمان وفا توڑ دیا ہے
ہاں ترکِ تعلق کا بھی الزام ہمیں دو

اس شب کی سیاہی سے تو دم گھٹنے لگا ہے
اے نامہ برو صبح کا پیغام ہمیں دو

جس صبح میں اک کیف ہو جس شام میں ندرت
وہ صبح ہمیں چاہیے وہ شام ہمیں دو

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

نہیں جو دولتِ زادِ سفر تو کیا غم ہے
یہی متاع بہت ہے کہ عزم محکم ہے

قدم قدم پہ حوادث قدم قدم خطرے
بتا رہے ہیں کہ منزل کا فاصلہ کم ہے

یہ میکدے کے ہیں بانی انھیں شراب نہ دو
حضور جرم بڑا ہے سزا بہت کم ہے

ہماری بات ہی کیا تھی رہی رہی نہ رہی
تمھاری بات تو رکھ لی ہے کیا یہ کچھ کم ہے

ہیں اب بھی ساغر و مینا کے تذکرے غالبؔ
کہ اب نہ ہاتھ میں جنبش نہ آنکھ میں دم ہے

رہِ ادب میں جلے تو ہیں کچھ چراغ نئے
مگر یہ کون بتائے کہ روشنی کم ہے

یہ کس مقام پہ ہم آگئے ہیں اے رحمتؔ
نہ زندگی کی خوشی ہے نہ موت کا غم ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

خوشی بھی ہو تو خوشی اب کہاں لگے ہے مجھے
مرا وجود ہی خالی مکاں لگے ہے مجھے

وہ خامشی ہو کہ میں دل کی دھڑکنیں گِن لوں
ذرا سی جنبشِ لب بھی گراں لگے ہے مجھے

تری گلی میں قدم جب بھی ہم نے رکھا ہے
تری گلی کی زمیں آسماں لگے ہے مجھے

تمام سعی مسلسل کے باوجود اے دوست
ہر ایک فکر مری رائیگاں لگے ہے مجھے

دعائیں دو کہ مجھے بد دعائیں دو یارو
برا کہو کہ بھلا اب کہاں لگے ہے مجھے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

نہیں جو دولتِ زادِ سفر تو کیا غم ہے
یہی متاع بہت ہے کہ عزم محکم ہے

قدم قدم پہ حوادث قدم قدم خطرے
بتا رہے ہیں کہ منزل کا فاصلہ کم ہے

یہ میکدے کے ہیں بانی انھیں شراب نہ دو
حضور جرم بڑا ہے سزا بہت کم ہے

ہماری بات ہی کیا تھی رہی رہی نہ رہی
تمھاری بات تو رکھ لی ہے کیا یہ کچھ کم ہے

ہیں اب بھی ساغر و مینا کے تذکرے غالبؔ
کہ اب نہ ہاتھ میں جنبش نہ آنکھ میں دم ہے

رہِ ادب میں جلے تو ہیں کچھ چراغ نئے
مگر یہ کون بتائے کہ روشنی کم ہے

یہ کس مقام پہ ہم آگئے ہیں اے رحمتؔ
نہ زندگی کی خوشی ہے نہ موت کا غم ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

خوشی بھی ہو تو خوشی اب کہاں لگے ہے مجھے
مرا وجود ہی خالی مکاں لگے ہے مجھے

وہ خامشی ہو کہ میں دل کی دھڑکنیں گن لوں
ذرا سی جنبشِ لب بھی گراں لگے ہے مجھے

تری گلی میں قدم جب بھی ہم نے رکّھا ہے
تری گلی کی زمیں آسماں لگے ہے مجھے

تمام سعیٔ مسلسل کے باوجود اے دوست
ہر ایک فکر مری رائیگاں لگے ہے مجھے

دعائیں دو کہ مجھے بد دعائیں دو یارو
برا کہو کہ بھلا اب کہاں لگے ہے مجھے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ہم سفر کوئی بجز یاس نہیں
اور خوشی ہے کہ مجھے راس نہیں

لوگ کہتے ہیں پریشاں ہوں میں
اور میں ہوں کہ کچھ احساس نہیں

اب تمھیں کون سا تحفہ بھیجوں
اب تو آنسو بھی مرے پاس نہیں

جانے کب وقت بدل دے کروٹ
وقت ہے وقت کا وشواس نہیں

رنگ ہی رنگ ہیں ان پھولوں میں
نام کو بھی کہیں بوباس نہیں

اپنی بربادی کے ساماں ہیں بہت
صرف افلاس ہی افلاس نہیں

چاہے سب کچھ ہو میسّر رحمت
کچھ نہیں گر دلِ حسّاس نہیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

وہ بھی دیکھے ہیں جو کالے ہیں بہت
آستینوں میں بھی پالے ہیں بہت

مدتوں صحرا نوردی کی ہے
آج بھی پاؤں میں چھالے ہیں بہت

ہم سے ٹکراؤ نہ اے بادہ کشو
جام ہم نے بھی اُچھالے ہیں بہت

وہ کسی اور کو مانے تو سہی
یوں تو دینے کو حوالے ہیں بہت

مکتبِ فنّ سخن کی ابجد
آج بھی جاننے والے ہیں بہت

دیکھنا اُڑ بھی سکو گے رحمتؔ
آپ نے پر تو نکالے ہیں بہت

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اپنے کو ہر کسی سے بڑا مانتا ہے وہ
قد اس کا ناپ دیں تو بُرا مانتا ہے وہ

خود اپنے دل میں جھانک کے دیکھا کبھی نہیں
سورج کی روشنی کو خدا مانتا ہے وہ

شہرت کی بھوک، زعمِ سخن، دربدر کی خاک
آوارگی کو آبِ بقا مانتا ہے وہ

"ناوک نے اس کے صید نہ چھوڑا زمانے میں
ہر اک کو مرغِ قبلہ نما مانتا ہے وہ"

اس شاعری میں عزت سادات بھی گئی
یہ بات گر کہیں تو بُرا مانتا ہے وہ

اب اس کا کیا علاج کہ رحمتؔ بقولِ میرؔ
خود مستند ہی اپنا کہا مانتا ہے وہ

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

آج بھی اتنا تعلق ہے مرا جام کے ساتھ
خود چھلک جائے ہے پیمانہ مرے نام کے ساتھ

آخری وقت میں کس طرح کنارہ کرلوں
عمر گزری ہے اسی گردشِ ایام کے ساتھ

میری خود دار طبیعت نے گوارا نہ کیا
صرف دوگام چلا تھا روشِ عام کے ساتھ

عشق میں موردِ الزام میں تنہا تو نہیں
نام آئے گا تمھارا بھی مرے نام کے ساتھ

تم ذرا ایک عنایت کی نظر دیکھ تو لو
نیند آجائے گی کانٹوں پہ بھی آرام کے ساتھ

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

درد کی دھوپ گزر جانے دو
بوجھ یہ سر سے اُتر جانے دو

میکدے ہی میں سکوں مل جائے
اک ذرا دیر ٹھہر جانے دو

اب نہ کھائیں گے نگاہوں کا فریب
اب یہ اندازِ نظر جانے دو

خود سمجھ جائیں گے اک دن یہ لوگ
سر سے پانی تو گزر جانے دو

ٹھوکریں کھا کے سنبھل جانے دو
دل جدھر جائے اُدھر جانے دو

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

خار بن جاتا ہے بستر رات میں
نیند اُچٹ جاتی ہے اکثر رات میں

جیسے تیسے کاٹ ہی لیتے ہیں دن
زندگی ہوتی ہے دو بھر رات میں

موج لے لیتی ہے طوفانوں کا روپ
قطرے بنتے ہیں سمندر رات میں

اب بھی لٹ جاتے ہیں اکثر کارواں
اب بھی چل جاتے ہیں خنجر رات میں

تنگ ہو جاتی ہے کتنوں پر زمیں
کتنے فٹ پاتھوں پہ ہیں گھر رات میں

سر پہ ہوتا ہے فلک کا سائباں
خاک کا ہوتا ہے بستر رات میں

اب نہیں پھرتا کوئی اہلِ کرم
بھیس درویشوں کا لے کے رات میں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اس طرف چشم التفات نہیں
جایئے خیر کوئی بات نہیں

شیخ یہ موسم بہاراں ہے
ان دنوں خونِ خواہشات نہیں

یوں وہ ملنے کو اب بھی ملتے ہیں
پر وہ پہلا سا التفات نہیں

صرف اپنے ہی واسطے جینا
اپنا یہ مقصدِ حیات نہیں

رنج ہو یا خوشی ہو اے رحمتؔ
کوئی شے ہو یہاں ثبات نہیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

خبر نہیں کہ مسرّت کی زندگی کیا ہے
خوشی کا نام سنا ہے مگر خوشی کیا ہے

وہ دن بھی دور نہیں ہے ضرور آئے گا
وہ خود سوال کریں گے تری خوشی کیا ہے

خفا وہ ہم سے ہیں ہم بھی ہیں کچھ خفا اُن سے
یہ آج تک نہ کھلا وجہِ برہمی کیا ہے

تمام عمر اشاروں پہ خضر کے چل کر
کہ دُور خود سے رہیں ایسی عقل بھی کیا ہے

ابھی تو اور سخنور بدلنے والے ہیں
ابھی تو اور بھی نکھرے گا فن ابھی کیا ہے

بہت بلند ہے معیارِ دوستی رحمت
یہ ایک رسمِ زمانہ ہے دوستی کیا ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ہر حال میں تمہید وفا ہم سے ہوئی ہے
اچھا یہ خطا ہے تو خطا ہم سے ہوئی ہے

تم بانیِ محفل بھی ہو اور وجہ طرب بھی
سب کچھ سہی محفل میں ضیا ہم سے ہوئی ہے

جو چاہتے ہم تھے وہی کہلا دیا اُن سے
اک بات یہ اعجاز نما ہم سے ہوئی ہے

مانا کہ نگاہوں کا تصادم غلطی ہے
یہ تم سے ہوئی ہے کہ بھلا ہم سے ہوئی ہے

باطرز خموشی کہ بہ انداز فغاں ہو
اے دوست ترے حق میں دعا ہم سے ہوئی ہے

دل لذّت آزار سے محروم ہے رحمت
جب سے نگہِ یار خفا ہم سے ہوئی ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

یورشِ غم سے نکھرے ہیں ہم اور بھی
بڑھ گئی قوتِ ضبط غم اور بھی

پختگی حوصلوں میں سوا ہوگئی
بانیانِ ستم کچھ ستم اور بھی

جب نگاہِ توجہ کا رُخ پالیا
بڑھ گئے ان کی زلفوں کے خم اور بھی

بت ہی جب پوجنے ہیں تو پھر قید کیا
بتکدے اور بھی ہیں صنم اور بھی

خامشی ہم نے سوچا تھا راس آئے گی
گھٹ گیا آرزؤوں کا دم اور بھی

پھوٹنے کو ہے رحمتؔ ضیائے سحر
بڑھ چلو تیز تر دو قدم اور بھی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ربط اُن سے بڑھا کے دیکھ لیا
اک فریب اور کھا کے دیک لیا

غم ہی لاؤ گے اُن کی محفل سے
ہم نہ کہتے تھے جا کے دیکھ لیا

نہ ملا چین تیرے در کے سوا
ہر جگہ سر جھکا کے دیکھ لیا

عمر بھر روئیے گا اب رحمتؔ
اک ذرا مسکرا کے دیکھ لیا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

حوصلے نکھر آئے زہر اشک غم پی کر
میکدے میں کیوں جائیں کیا کریں گے ہم پی کر

اشک غم کا پی لینا کھیل تو نہیں ناصح
مدتیں گزاری ہیں ہم نے اشکِ غم پی کر

وہ کہ جن کو دعویٰ تھا زہد و پارسائی کا
ہم سے بھی سوا نکلے کھل گیا بھرم پی کر

خود ہی آگئی منزل کھنچ کے سامنے یارو
دو قدم ہی نکلے تھے جستجو میں ہم پی کر

بے پئے یہ عالم ہے ہر قدم قیامت ہے
اور جب کہ آجائیں سامنے صنم پی کر

ہم نے منزلیں طے کیں ایک جست میں رحمتؔ
دو قدم نہ چل پائے شیخ محترم پی کر

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

نظر پہ قید تعلق کشی سے کچھ نہ ہوا
معاملات میں دل کے کسی سے کچھ نہ ہوا

بغیر ان کے اندھیرا رہا شبستاں میں
ہزار شمعیں جلیں روشنی سے کچھ نہ ہوا

بس ایک رسم زمانہ تھی پرسشِ غم بھی
بس اور اس سے زیادہ کسی سے کچھ نہ ہوا

وہ وقت جب نہ رہا یہ بھی بیت جائے گا
یہ بات یاد رہے گی کسی سے کچھ نہ ہوا

وہاں ہوا ہے خدا کے وجود کا قائل
وہ اک مقام جہاں آدمی سے کچھ نہ ہوا

مجھے نواز لیا بڑھ کے میری منزل نے
زمانے دیکھ تری کجروی سے کچھ نہ ہوا

حضورِ دوست چھلک آئے اشک اے رحمت
ہزار ضبط کیا خامشی سے کچھ نہ ہوا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

امّیدِ خوشی شکوۂ غم چھوڑ دیا ہے
کیا کیا غمِ دوراں کی قسم چھوڑ دیا ہے

تاریخ ہمیں یاد رکھے گی کہ وہ ہم ہیں
گزرے ہیں جدھر نقش قدم چھوڑ دیا ہے

یکساں نہیں رہتے کبھی حالاتِ زمانہ
یہ سوچ کے حالات کا غم چھوڑ دیا ہے

تو نے ہمیں ہر حال میں ہر طرح نوازا
ہم نے ترا دامانِ کرم چھوڑ دیا ہے

کیا ہے رُخ جاناں بھی اسیر غم دوراں؟
عارض نے دمک زلف نے خم چھوڑ دیا ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

بجھائی ہے تری نظروں سے اکثر تشنگی میں نے
کیا ہے مدتوں اس طرح شغلِ مے کشی میں نے

خوشا وہ مرحلے جن مرحلوں میں جیسے گھبرا کر
مجھے آواز دی تم نے تمھیں آواز دی میں نے

مری دیوانگی کو اہلِ ایماں کفر کہتے ہیں
بنایا ہے بہت اونچا مقامِ بندگی میں نے

اب اس کو انتہائے ذوق کہیئے یا جنوں کہیئے
وہ پردے میں رہے تصویر دل میں کھینچ لی میں نے

ہوئی ہیں لغزشیں دونوں سے ہم دونوں ہی مجرم ہیں
کہ دامانِ وفا چھوڑا کبھی تم نے کبھی میں نے

میں اُس محفل کو ٹھکرا کر چلا آیا ہوں اے رحمت
جہاں محسوس کی اخلاص و الفت کی کمی میں نے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ہم دیکھ کے اس دور کو حیران رہے ہیں
انسان ہی انساں کو خدا جان رہے ہیں

تصویرِ الم، سوزِ دروں، خونِ تمنّا
اب اپنے فسانوں کے یہ عنوان رہے ہیں

طوفاں سے کھیلے ہیں، حوادث میں پلے ہیں
اپنے لیے سب مرحلے آسان رہے ہیں

تعمیر نشیمن تو کوئی بات نہیں ہے
ہم نبضِ گلستاں ابھی پہچان رہے ہیں

اتنا تو اندھیرا نہ تھا انصاف سے کہہ دو
ہم بھی تو گلستاں کے نگہبان رہے ہیں

ایسے بھی مقامات رہِ زیست میں آئے
احباب جہاں جان کے انجان رہے ہیں

اک بات تھی جب بات نکل آئی تو کہہ دی
لو چپ ہیں اگر آپ بُرا مان رہے ہیں

وہ کیا ہیں ابھی ان پہ نظر ہی نہیں رحمت
ہم اپنی حقیقت ابھی پہچان رہے ہیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

شہر میں ہم سے دوانے ہیں بہت
بے ٹھکانوں کے ٹھکانے ہیں بہت

کیا نچھاور کریں قدموں پہ ترے
یہ ستارے تو پُرانے ہیں بہت

دل میں اک درد لیے بیٹھے ہیں
غم کے سینے میں خزانے ہیں بہت

سامنے ہوں تو بھرم کھل جائے
دور کے ڈھول سہانے ہیں بہت

ان سے اب بھی ہے وفا کی امّید
اور یہ خواب سہانے ہیں بہت

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

کون اُن کی بزم سے اُٹھے گا ہوکر کامیاب
کس کا کتنا ظرف ہے یہ وقت ہی دے گا جواب

آفتاب علم و فن تم ہو ہم اک ذرّہ سہی
کس طرف اٹھے گی دیکھیں گے نگاہِ انتخاب

خاک ہو جائے گا دعوائے ہمہ دانی تمام
ایک ہی جنبش زمانے کی پلٹ دے گی نقاب

احتراماً چپ تھے بات آئی تو کہنا ہی پڑا
غیر ممکن ہے جو آجائے ببولوں میں گلاب

تجھ کو کیا معلوم ہے اے زاہد شب زندہ دار
زندگی کیا شے ہے، ہم سے پوچھ ہم دیں گے جواب

تم بھی کیا بھولے ہو رحمتؔ، اُن سے امّیدِ خلوص
جس کی فطرت ہے نمّی جس کی طینت ہے خراب

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

منتشر فکر تخیّل گم سم
ہائے اس دور میں کیا میں کیا تم

ایسا لگتا ہے کہ چلتے چلتے
راستہ بھول گئے ہیں ہم تم

آج بھی نشہ وہی باقی ہے
تند تھی کتنی شرابِ گندم

اب یہ انساں کی گزرگاہیں ہیں
کہکشاں، چاند، فلک اور انجم

اس کہانی کی خبر ہے رحمتؔ
جس کا عنوان بنیں گے ہم تم

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

وہ ایک شخص جو ہم سے کبھی ملا بھی نہیں
ہمارے ساتھ ہے اور ہم سے وہ جدا بھی نہیں

قلم اٹھاؤ تو کاغذ سے وہ اُبھرتا ہے
دل و دماغ سے یہ ربط ٹوٹتا بھی نہیں

سجے تو کیسے سجے انجمن خیالوں کی
وہ بادہ کش بھی نہیں اب وہ میکدہ بھی نہیں

بغیر برسے گھٹائیں گزر گئیں اب کے
یونہی چلا گیا موسم نے کچھ کہا بھی نہیں

وہ سامنے ہیں مگر دل بجھا بجھا سا ہے
شکایتیں بھی نہیں عرضِ مدّعا بھی نہیں

ہر ایک تیر ستم ہنس کے سہہ لیا دل پر
خفا وہ پھر بھی ہیں ہم نے تو کچھ کہا بھی نہیں

غریب شہر ہیں پھرتے ہیں اجنبی کی طرح
کوئی رفیق نہیں کوئی آشنا بھی نہیں

حضور آپ نے بے کار پھیر لی آنکھیں
برا سہی وہ مگر اس قدر برا بھی نہیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

نگہِ دوست اٹھ ستم ہی سہی
گر مسرت نہیں تو غم ہی سہی

رونق میکدہ کوئی تو ہوا
ہم نہیں شیخ محترم ہی سہی

جام دیجئے نظر ملائے ہوئے
کم اگر ہے شراب کم ہی سہی

شکر ہے اس طرف نگاہ تو ہے
کیا ہوا التفات کم ہی سہی

یہ بھی اس دور میں غنیمت ہے
ساتھ چلئے گا دو قدم ہی سہی

کل یہ عقدہ بھی کھل ہی جائیگا
آج مجرم حضور ہم ہی سہی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

دل سے یاد اُس کی مٹائیں کیسے
اُس ستمگر کو بھلائیں کیسے

کہہ کے کچھ بھول گیا ہے کوئی
سوچتے ہیں کہ جتائیں کیسے

ہر خلش شعر میں ڈھل جاتی ہے
دل کے حالات چھپائیں کیسے

ہم ہیں اب جذبۂ بے باک کہاں
آگ میں پھول کھلائیں کیسے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

وفا کا رنگ جو گہرا دکھائی دیتا ہے
لہو کچھ اس میں ہمارا دکھائی دیتا ہے

ہمارا غم سے تعلق بہت پرانا ہے
ہمارا درد سے رشتہ دکھائی دیتا ہے

غزل ہو، دار ورسن ہو کہ بزم خوباں ہو
ہر اک جگہ وہی چہرہ دکھائی دیتا ہے

کسی زمانے میں یاروں کا یار تھا وہ بھی
وہ ایک شخص جو تنہا دکھائی دیتا ہے

چلے تھے تیز بہت اب یہ حال ہے رحمتؔ
نہ منزلیں ہیں نہ جادہ دکھائی دیتا ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

غیر کا کب تک سہارا چاہیئے
بازوؤں پر بھی بھروسہ چاہیئے

گالیاں دینا بھی مشکل کام ہے
گالیوں میں بھی سلیقہ چاہیئے

آپ بھی تعریف فرمانے لگے
آپ کو تو زہر اُگلنا چاہیئے

کھڑکیاں، دیوار و در جس کے رقیب
اس کی مجبوری بھی دیکھا چاہیئے

ایک تنکے کا سہارا بھی بہت
ڈوبنے والے کو اور کیا چاہیئے

آج کل شہرت بھی گالی ہوگئی
اب تو شہرت سے بھی بچنا چاہیئے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

یہ کیسی بھیڑ لگی ہے یہ کیوں کھڑے ہیں لوگ
خدا نخواستہ آپس میں لڑ پڑے ہیں لوگ

کوئی تو بات ہوئی ہے جو یوں کھڑے ہیں سب
جو کوئی بات نہیں ہے تو کیوں کھڑے ہیں لوگ

اب ان سے کون لڑے کون ان کو سمجھائے
فضول ضد ہے غلط بات پر اڑے ہیں لوگ

جدھر سے پہلے بھی اک بار کھو گئے تھے سب
جنوں میں پھر سے اسی سمت چل پڑے ہیں لوگ

سکون ڈھونڈ رہے ہیں مگر نہیں ملتا
تفکرات کی تصویر میں جڑے ہیں لوگ

یہ روشنی ہیں رہِ علم و فن میں اے رحمت
انھیں نہ چھیڑیئے یہ تو بہت بڑے ہیں لوگ

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اپنی کاوش جام طلب
باقی سب انعام طلب

منزل پر کیسے پہنچیں
ساتھی سب آرام طلب

جذبۂ خدمت کس میں ہے
سب ہیں نمود و نام طلب

رحمتؔ بات بنے کیسے
خام عزائم خام طلب

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

سورج چھت سے اتر گیا
شام ہوئی دن گزر گیا

آوارہ پھرتا تھا جو
اب وہ شخص کدھر گیا

خود میں جھانک کے جب دیکھا
سارا نشّہ اتر گیا

سوچا لڑنے کا انجام
غصہ جس دم اُتر گیا

وہ بھی کچھ بدنام ہوا
اپنا بھی کچھ اثر گیا

بنجارے کا کیا رحمتؔ
کچھ دن ٹھہرا گزر گیا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

صلۂ مہر و وفا مانگے ہے
دل بھی اس دور میں کیا مانگے ہے

میں بھی کچھ مانگ رہا ہوں اس سے
اور کچھ مجھ سے خدا مانگے ہے

جانے کیا بات ہے جینے کی مرے
اب تو دشمن بھی دعا مانگے ہے

خونِ دل صَرفِ ہنر ہے دنیا
اور فن کار سے کیا مانگے ہے

صحنِ گلشن میں مہکنے کی صبا
تیری زلفوں سے ادا مانگے ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

کبھی نہ چین سے بیٹھا کبھی نہ گھر میں رہا
میں ایک لاش اٹھائے ہوئے سفر میں رہا

اسی کے در پہ ہی رسوائیوں نے دستک دی
جو شخص خوف سے رسوائیوں کے گھر میں رہا

چلا اُدھر کو ہواؤں کا رُخ جدھر دیکھا
بہت دنوں تو ہواؤں کے میں اثر میں رہا

گلی گلی مجھے رسوا کیا زمانے نے
کہ جیسے میں کسی اخبار کی خبر میں رہا

میں اپنے گھر میں ہوں اب اس طرح سے اے رحمتؔ
کہ جیسے کوئی کسی اجنبی کے گھر میں رہا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

جو گر گر کر سنبھل سکئے تو چلئے
جو اس ہمت سے چل سکئے تو چلئے

تعصب، بغض اور نفرت کی آندھی
محبت میں بدل سکئے تو چلئے

بہت مشکل ہے راہِ عشق یارو
اگر کانٹوں پہ چل سکئے تو چلئے

جہاں پی کر بہکنا جرم ٹھہرے
وہاں پی کر سنبھل سکئے تو چلئے

ہے سر پر دھوپ اور پاؤں میں چھالے
ہماری طرح چل سکئے تو چلئے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ان کے سوا کسی کو نہ دیکھا کریں گے ہم
آئینۂ نظر کو نہ میلا کریں گے ہم

لو غم کی زندگی بھی ہمیں راس آگئی
اب پھر کبھی نہ آپ سے شکوہ کریں گے ہم

چرکے بہت دیئے ہیں وفاؤں کے رنگ میں
اپنوں پہ اب کبھی نہ بھروسا کریں گے ہم

رسوائیوں کے خوف سے آنسو بھی پی گئے
یہ کس نے کہہ دیا تمہیں رسوا کریں گے ہم

ہم کو تو اے خدا تری رحمت پہ ناز ہے
عصیاں کریں گے ہم کبھی توبہ کریں گے ہم

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

مقام ایسے بھی آئے کبھی کبھی اے دوست
کہ تجھ کو پا کے بھی پائی ہے کچھ کمی سے دوست

فسانۂ شب غم شرح زندگی اے دوست
بڑی طویل کہانی ہے پھر کبھی اے دوست

جن حادثوں سے محبت نے پرورش پائی
وہ حادثے تو نہ بھولوں گا میں کبھی اے دوست

بڑے بڑوں کو جہاں تھی نہ تاب گویائی
پہل وہاں بھی ترے میکشوں نے کی اے دوست

برنگ شعر سردار یا سرِ منبر
جو بات سچ تھی بہر طور کہہ ہی دی اے دوست

نبٹ رہا ہے غم روزگار سے رحمتؔ
تری نگاہ سے نبٹے گا پھر کبھی اے دوست

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

یہ غلط ہے ایک مرکز پر ٹھہر جائے گی رات
بس یہی ہوگا کہ آئے گی سحر جائے گی رات

آخرش ہوگی نمودِ صبح اے دل غم نہ کر
دم اندھیروں کا گھٹے گا اور مر جائے گی رات

خیر مقدم کو سحر ہر گام پر آجائے گی
جس طرف گزریں گے ہم منہ پھیر کر جائے گی رات

آپ آجاؤ تو پھر یہ طول شب کچھ بھی نہیں
پر لگیں گے وقت کے پل میں گزر جائے گی رات

اب بجز اس کے مآل رخصتِ شب کچھ نہیں
آنسوؤں سے ہوگا دامن تر بتر جائے گی رات

رات کا اب تذکرہ چھوڑو بھی رحمتؔ سو رہو
رات تو آوارہ ٹھہری در بدر جائے گی رات

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

شانِ عشق ہم سے ہے ہم وفا کے پیکر ہیں شاعری ہے فن یارو
جوئے شیر کی تخلیق اور یہ قلم تیشہ ہم ہیں کوہ کن یارو

زندگی کی راہوں میں لاکھ پیچ و خم آئے حوصلہ نہیں ہارا
کج کلاہ کل بھی تھے اور اب بھی قائم ہے اپنا بانکپن یارو

ان کے ساتھ گزرے تھے گفتگو میں کچھ لمحے مدتیں ہوئیں لیکن
آتشِ تخیل سے جل رہا ہے یادوں کا آج بھی بدن یارو

شاعری کے پردے میں جب بھی کچھ حقائق پر ہم نے روشنی ڈالی
کتنے دل سلگ اٹھے اور کتنے ماتھوں پر پڑگئی شکن یارو

مرکزِ ادب کہیئے مخزنِ سخن کہیئے، جانِ علم و فن کہیئے
سرزمینِ امروہہ، وہ مرا وطن یارو، وہ مرا وطن یارو

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

وقت کتنا رہا دن گزرتے رہے برف کی طرح لمحے پگھلتے رہے
ہم رہِ زندگی کی کڑی دھوپ میں لڑکھڑاتے رہے پھر بھی چلتے رہے

ہم تڑپتے رہے روشنی کے لیے دیپ جلتے رہے اور بجھتے رہے
خواہشیں کتنی دم توڑ کر رہ گئیں کتنے ارمان دل میں مچلتے رہے

حادثوں کی قسم تجربوں کی قسم، زندگی مین ہر اک موڑ کا شکریہ
ہر قدم پر شعور نظر بڑھ گیا فکر واحساس کے دیپ جلتے رہے

بھولی بسری کہانی جو یاد آگئی قصر دل کیا سلگتا رہا رات بھر
درد کی آنچ پر فکر تپتی رہی غم کے شعلوں میں اشعار جلتے رہے

شوق منزل وہی اور جادے وہی ہم وہی ہیں ہمارے ارادے وہی
ایسے رہرو بھی ہم کو ملے راہ میں ہر قدم جو ارادے بدلتے رہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

جانب کا ہکشاں دیکھ ذرا
چاند تاروں کا جہاں دیکھ ذرا

چاند کی بھی کوئی منزل ہوگی
چاند جاتا ہے کہاں دیکھ ذرا

دل کی جانب بھی کبھی بھولے سے
اے سکونِ دل و جاں دیکھ ذرا

اتنا تو دشت بھی ویران نہیں
دل ہے غالبؔ کا مکاں دیکھ ذرا

اسی پنگھٹ اسی پگڈنڈی پر
دیکھ ہاں اے مری جاں دیکھ ذرا

کچھ بنائے ہیں تصور کے محل
اب بھی ہیں ان کے نشاں دیکھ ذرا

بوڑھے پیپل کی گھنی چھاتی ہیں
راز کتنے ہیں نہاں دیکھ ذرا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

منھ سے گو وہ کچھ نہ کہیں پر آنکھیں سب کچھ بولیں ہیں
اب تو وہ بھی تنہائی میں چپکے چپکے رولیں ہیں

ہم نے سعیِ ضبط بہت کی آنسو پھر بھی آ ہی گئے
ان اشکوں کا یار برا ہو رازِ دل سب کھولیں ہیں

کون سنے گا کس کو فرصت کس کو سنائیں کس سے کہیں
اب تو ہم دکھ درد بھی اپنا غزلوں ہی میں سمولیں ہیں

اپنی تو فطرت ہی ازل سے ہے کافی دشوار پسند
ہم تو اپنی راہ میں یارو خود ہی کانٹے بولیں ہیں

ہم سے بھی ٹک نظر ملاؤ کبھو کبھو کچھ بات کرو
ہم بھی میر کے شیدائی ہیں میرؔ کی بولی بولیں ہیں

سن کے وہ رحمتؔ کی غزلیں ہنس کے یہ فرمانے لگے
ان غزلوں کے پردے میں تو میرؔ کی غزلیں بولیں ہیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اُن سے بچھڑ کے کچھ نہ سہانا لگا مجھے
وقفہ بھی ایک پل کا زمانہ لگا مجھے

دیر و حرم کو چھوڑ کے میخانے آ گیا
بس اک سکون کا یہ ٹھکانا لگا مجھے

اک اور عمر چاہیے ان تک پہنچنے میں
خود تک پہنچنے میں تو زمانہ لگا مجھے

سوچا تھا کچھ سکون ملے گا وطن سے دور
یہ بھی نہ عافیت کا ٹھکانا لگا مجھے

مرنے کے بعد بھی نہ ہوئی قدر علم و فن
حرماں نصیب ''یاس یگانہ'' لگا مجھے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

تا بہ کے کنجِ قفس
بس ہجومِ یاس بس

ان گلوں کا ذکر کیا
جن میں خوشبو ہے نہ رس

چھوڑیے یہ تذکرہ
جس کی جتنی دسترس

گُل کھلائے گی ضرور
یہ بہار اب کے برس

دیکھ نفرت سے نہ دیکھ
ہم پہ آوازیں نہ کس

ہم کبھی شبنم صفت
ہم کبھی شعلہ نفس

اک دلِ رحمت ہے اور
اس قدر غم ہیں کہ بس

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اٹھا نہ ہاتھ برائے کرم دعا کے لیے
کہ ایسی بھول نہ کرنا کبھی خدا کے لیے

اس ایک بات کی کتنی کڑی سزا پائی
رکھا تھا سر کو ہتھیلی پہ کیوں وفا کے لیے

یقین و جذبۂ عزم و عمل سلامت ہو
زمین تنگ نہیں دست بے دعا کے لیے

ہر ایک جزم ہمارے نصیب میں لکھیۓ
حضور ہم تو ہیں تیار ہر سزا کے لیے

اٹھا کے پھینک دیا جام آسماں کی طرف
دعائیں مانگ کے جب تھک گئے گھٹا کے لیے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

نظمیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

تخلیق

یہ کاغذ پر مرے دل کا لہو ہے
نظمیں خون سے لکھی ہیں میں نے
یہ یادیں ہیں مرے بیتے دنوں کی
یہ سرمایہ ہے میری زندگی کا
ہے لفظوں میں مقفّل روح میری
جو میرے بعد بھی زندہ رہے گی
مری تخلیق پائندہ رہے گی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

نذرِ مخدوم

آؤ کہ ضبطِ غم کا اثر دیکھتے چلیں
کس کس کا پھنک رہا ہے جگر دیکھتے چلیں

کس سمت رک گئی ہیں زمانے کی گردشیں
کس سمت اٹھ رہی ہے نظر دیکھتے چلیں

اب کون سے مقام سے ہے کارواں رواں
آؤ کہ عزمِ اہلِ سفر دیکھتے چلیں

ممکن ہے پھر نصیب نہ ہو دیکھنا انھیں
بس ایک لمحہ ایک نظر دیکھتے چلیں

کیا اب بھی پنگھٹوں پہ ہے انبوہ گلرخاں
آؤ ذرا وہ اپنا نگر دیکھتے چلیں

کیوں بھیڑ سی لگی ہے سرِ راہِ میکدہ
کیوں بند میکدہ کا ہے در دیکھتے چلیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

کیا اب بھی گلستاں میں ہیں کلیاں اُداس اُداس
کیا اب بھی گل ہیں چاکِ جگر دیکھتے چلیں

اس کھیت کے قریب وہ پیپل کی چھاؤں میں
شاید ملے سکونِ نظر دیکھتے چلیں

پھوٹے گی کب سحر کی کرن جائزہ تو لیں
کب ہوگا تیرگی سے مفر دیکھتے چلیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

نذرِ مخدوم

آؤ کہ ضبطِ غم کا اثر دیکھتے چلیں
کس کس کا پُھنک رہا ہے جگر دیکھتے چلیں

کس سمت رک گئی ہیں زمانے کی گردشیں
کس سمت اٹھ رہی ہے نظر دیکھتے چلیں

اب کون سے مقام سے ہے کارواں رواں
آؤ کہ عزمِ اہلِ سفر دیکھتے چلیں

ممکن ہے پھر نصیب نہ ہو دیکھنا انھیں
بس ایک لمحہ ایک نظر دیکھتے چلیں

کیا اب بھی پنگھٹوں پہ ہے انبوہ گلرخاں
آؤ ذرا وہ اپنا نگر دیکھتے چلیں

کیوں بھیڑ سی لگی ہے سرِ راہِ میکدہ
کیوں بند میکدہ کا ہے در دیکھتے چلیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

کیا اب بھی گلستاں میں ہیں کلیاں اُداس اُداس
کیا اب بھی گل ہیں چاکِ جگر دیکھتے چلیں

اس کھیت کے قریب وہ پیپل کی چھاؤں میں
شاید ملے سکونِ نظر دیکھتے چلیں

پھوٹے گی کب سحر کی کرن جائزہ تو لیں
کب ہوگا تیرگی سے مفر دیکھتے چلیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

مشورہ

اُتھلے پانی میں گہر مت ڈھونڈو
رائیگاں جائے گی محنت ساری
اتھلے پانی کی طرف مت دیکھو
سنگ ریزوں کے سوا کیا ہوگا
یوں کھڑے دور سے کیا تکتے ہو
بحر کی تہہ میں نہاں ہیں موتی
دُرِ مقصود ہیں گہرائی میں
ہو جو غوّاص تو تہ تک پہنچو
یا تو غرقاب ہی ہو جاؤ گے
ورنہ لے آؤ گے چن کر موتی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

یادِ وطن

پھر مجھے اپنا وطن یاد آیا
مرکز شعر و سخن یاد آیا

مصحفیؔ نے جسے خوں سے سینچا
آج اس کا وہ چمن یاد آیا

محشرؔ و ہوشؔ و نظرؔ یاد آئے
ان کا اندازِ سخن یاد آیا

کوثرؔ و تاباںؔ و شہبازؔ و اثرؔ
ایک اک صاحب فن یاد آیا

فکر اور فن کو جِلا دی جس نے
وہی موضوعِ سخن یاد آیا

جب بھی اٹھی ہے لبِ بام نظر
ہم کو اک وعدہ شکن یاد آیا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ہاں وہ داؤد کے حالی کے حضور
اس کا بے ساختہ پن یاد آیا

ہم کو گجرات میں اکثر رحمتؔ
ساحلِ گنگ و جمن یاد آیا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

کلی

پھول بننے کی خواہش　　صبح دم گلستاں میں
اک کلی کے سینے میں　　رنگ و نور ہوتا ہے
جب بھی کنمناتی ہے　　گوشہ گوشہ گلشن کا
رقص کرنے لگتی ہے　　رشکِ حور ہوتا ہے
وجد کرنے لگتی ہے　　خوشبوؤں کے شیدائی
جھوم جھوم جاتی ہے　　خوشبوئیں چراتے ہیں
کون دیکھ پاتا ہے　　رنگ و نور کے رسیا
رات کی خموشی میں　　رنگ اُڑا ہی لیتے ہیں
لے کے ایک انگڑائی　　دھڑکنیں بکھرتی ہیں
اک حسین لمحے میں　　نبض رُکنے لگتی ہے
اک حسین جنبش پر　　اور چند ساعت میں
رنگ و نور کا پیکر　　اک کلی کا افسانہ
خوشبوؤں کی شہزادی　　زندگی کا افسانہ
مسکرانے لگتی ہے　　ختم ہو ہی جاتا ہے
جگمگانے لگتی ہے　　کون دیکھ پاتا ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

کشمکش

اک عجیب الجھن ہے
کشمکش کا عالم ہے
فکر کھوئی کھوئی سی
منزلیں دھواں جیسی
سوچنے کی قوت بھی
سلب ہوتی جاتی ہے
کارواں کہاں ٹھہرے
کچھ پتا نہیں چلتا

یوں تو مسکرانے کو
لوگ مسکراتے ہیں
مسکراتے چہروں میں
تازگی نہیں ملتی
جانے کیوں نگاہوں میں
دلکشی نہیں ملتی
زندگی کے خواہاں ہیں
زندگی نہیں ملتی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

رات دن مشینوں میں
آہنی مشینوں میں
جاں کھپائے رہتے ہیں
خوں پلائے رہتے ہیں
وہ جنھیں سکوں کہیے
ایسے چند لمحوں کو
زندگی ترستی ہے
حسرتیں تڑپتی ہیں
زندگی نہیں ملتی
روشنی نہیں ملتی
اک عجیب الجھن ہے
کشمکش کا عالم ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

چاند پر انسان کے قدم

اک حسیں خواب
جو انسان نے دیکھا تھا کبھی
آج انسان نے
وہ خواب حقیقت میں بدل ڈالا ہے
آج انسان کو
حاصل ہوئی اک فتح عظیم
آج تاریخ کے اوراق میں
ورق زریں کا اک اور اضافہ ہوگا
اک نئے باب کی ہوگی تشکیل
رکھ دیا چاند پہ انسان نے قدم
ارتقا اور بلند، اور بلند، اور بلند
ڈال دی چاند ستاروں پہ کمند
اب نہ بڑھیا ہے نہ چرخہ ہے وہاں
جگمگاتے ہیں اب انسان کے قدموں کے نشاں
اور وہاں
امن کی تحریر درخشندہ ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ایک نظم

فکر کی دوڑ میں

تم دور نکل آئے ہو

اپنی منزل کو بہت پیچھے ہی چھوڑ آئے ہو

کہیں ایسا ہو

کل تم کو

پلٹنا پڑے منزل کی طرف

اور پھر

تاب وتواں ساتھ نہ دے

حسن بیاں ساتھ نہ دے

خامہ انگشت بدنداں رہ جائے

انگلیاں ساکت و جامد ہو جائیں

پاؤں تھرّانے لگیں

اور منزل تو کجا

نقشِ کفِ پا بھی نہ ملے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

بنامِ زر پرستان

تمھیں پتہ ہی نہیں ہے شاید کہ ذہن بیدار ہو چکے ہیں
وہ جن کو غافل سمجھ رہے ہو وہ لوگ ہشیار ہو چکے ہیں
وہ جن پہ چلنا تھا سخت مشکل وہ جادے ہموار ہو چکے ہیں
یہ تیرگی تابہ کے کہ پیدا سحر کے آثار ہو چکے ہیں

تمھیں پتہ ہی نہیں ہے شاید کہ ذہن بیدار ہو چکے ہیں
وہ جن کو غافل سمجھ رہے ہو وہ لوگ ہشیار ہو چکے ہیں

ہمیں نے فولاد کی مشینوں کو اپنے خوں سے کیا ہے صیقل
ہمارے ہی دست و پا سے پیدا یہ ریشمی ساریاں یہ ململ
ہمارے ہونٹوں کی ایک جنبش یہ اس قدر شور اتنی ہلچل
سنو کہ لب ریز ہو چکی ہے تحمّل وضبط کی یہ چھاگل

وہ جن کو غافل سمجھ رہے ہو وہ لوگ ہشیار ہو چکے ہیں
تمھیں پتہ ہی نہیں ہے شاید کہ ذہن بیدار ہو چکے ہیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

تمھارے ایواں کی زیب وزینت ہمارے ہی خوں کی سرخیاں ہیں
ملوں کی ان چمنیوں میں اینٹیں نہیں ہیں جسموں کی ہڈیاں ہیں
یہ ریشمی ساریوں کے خالق ہیں جن کے جسموں پہ دھجیاں ہیں
مگر تم اس طرح چپ ہو جیسے تمھاری آنکھوں پہ پٹیاں ہیں

تمھیں پتہ ہی نہیں ہے شاید کہ ذہن بیدار ہو چکے ہیں
وہ جن ک غافل سمجھ رہے ہو وہ لوگ ہشیار ہو چکے ہیں

ہمیں سے روشن تمھاری دنیا ہمیں میسر مکاں نہیں ہے
مکاں بھی گر پالیا تو اس میں سہولتِ سائباں نہیں ہے
وہ باد وباراں کی ایسی شدت کہ ایک پل کو اماں نہیں ہے
پر اب یہ محسوس کر لیا ہے کہ اپنی منزل یہاں نہیں ہے

تمھیں پتہ ہی نہیں ہے شاید کہ ذہن بیدار ہو چکے ہیں
وہ جن کو غافل سمجھ رہے ہو وہ لوگ ہشیار ہو چکے ہیں

تمھیں یہ شاید یقین سا ہے کہ کچھ نہیں ان کی دسترس میں
نہ لب ہلانا ہے ان کے بس میں نہ سر اٹھانا ہے ان کے بس میں
کچل کے رکھ دیں گے سر پھرا کوئی اٹھ کھڑا ہوگا آٹھ دس میں
سنو کہ اب چند تتلیاں ہیں تمھارے اس آہنی قفس میں

وہ جن کو غافل سمجھ رہے ہو وہ لوگ ہشیار ہو چکے ہیں
تمھیں پتہ ہی نہیں ہے شاید کہ ذہن بیدار ہو چکے ہیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ہماری جانب بڑھا تو اب ہم وہ دست وحشت مروڑ دیں گے
وہ زخم دیں گے کہ زخم کے نقش زندگی بھر کو چھوڑ دیں گے
فرار کی رہ نہ پا سکو گے ہم ایسے جادے پہ چھوڑ دیں گے
کہ سر پھرے اب بپھر گئے ہیں غرور دولت کا توڑ دیں گے

وہ جن کو غافل سمجھ رہے ہو وہ لوگ ہشیار ہو چکے ہیں
تمھیں پتہ ہی نہیں ہے شاید کہ ذہن بیدار ہو چکے ہیں

یہ چند سکے بہ شکل خیرات زندگی کے لہو کی قیمت
نہ سِل سکیں جس سے جیب وداماں نہ جھیل پائیں رفو کی قیمت
جس آرزو پہ لہو نچوڑیں ملے نہ اس آرزو کی قیمت
تمھاری نظروں میں کچھ نہیں آدمی کی اور آبرو کی قیمت

وہ جن کو غافل سمجھ رہے ہو وہ لوگ ہشیار ہو چکے ہیں
تمھیں پتہ ہی نہیں ہے شاید کہ ذہن بیدار ہو چکے ہیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

بیاد مولانا ابوالکلام آزادؒ

الٰہی کتنا غم آگیں سماں ہے
جسے بھی دیکھئے گریہ کناں ہے
اَلم ہے درد ہے غم ہے فغاں ہے
ہر اک شیدائی کہ وردِ زباں ہے
وہ اپنا رہبر کامل کہاں ہے

ادب کی شاہراہیں پوچھتی ہیں
ادیبوں کی نگاہیں پوچھتی ہیں
سیاست کی کلاہیں پوچھتی ہیں
تڑپ کر دل سے آہیں پوچھتی ہیں
وہ اپنا رہبر کامل کہاں ہے

جو بار غم اٹھانا جانتا تھا
جو غم میں مسکرانا جانتا تھا
حوادث پر جو چھانا جانتا تھا
وہ جو نبض زمانہ جانتا تھا
وہ اپنا رہبر کامل کہاں ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

جو پستی میں اُبھرنا جانتا تھا
بگڑ کر جو سنورنا جانتا تھا
برائے زیست مرنا جانتا تھا
وہ جو کہتا تھا کرنا جانتا تھا

وہ اپنا رہبرِ کامل کہاں ہے

ہواؤں کا جو رخ پہچانتا تھا
حوادث کو جو کم گردانتا تھا
چلے گولی تو سینہ تانتا تھا
زمانہ جس کا لوہا مانتا تھا

وہ اپنا رہبر کامل کہاں ہے

وفاداری کی خوبو پوچھتی ہے
بہا کر غم کے آنسو پوچھتی ہے
چمن میں گل سے خوشبو پوچھتی ہے
گلے مل مل کے اردو پوچھتی ہے

وہ اپنا رہبر کامل کہاں ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

بیوہ

آج، لے رشتۂ پیمانِ وفا ٹوٹ گیا
تجھ سے اب تیرے تصور کا خدا روٹھ گیا

اب کوئی کاگامنڈیری پہ نہیں بولے گا
کوئی ہرکارہ ترا خط بھی نہیں لائے گا

کوئی پیغام زبانی بھی نہیں آئے گا
لوگ اب زخم پہ مرہم بھی نہ رکھنے دیں گے

دن بدن زخم ترے اور بھی گہرے ہوں گے
تیری ہر راہ کے ہر موڑ پہ پہرے ہوں گے

کس کو معلوم کہ کب تیرے شکستہ دل پر
کون کہہ سکتا ہے کس وقت قیامت آجائے

وقت کے ہاتھ میں کب سنگ ملامت آجائے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

قطعات

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اُردو

اردو میں ہے کیا لطف زبان و معنی
اردو کی لطافت کوئی ہم سے پوچھے
کوزے میں سمو دیتے ہیں دریا رحمتؔ
لفظوں کی نزاکت کوئی ہم سے پوچھے

ہر دور نے رحمتؔ اسے وسعت بخشی
پیدا کیے کتنے ہمہ دانِ اردو
تاریخ کے اوراق پلٹ کر دیکھو
صدیوں کی زباں ہے یہ زبانِ اردو

اُردو کی مخالفت میں وہی ہیں رحمتؔ
جن لوگوں کی گھٹی مین پڑی ہے اُردو
دلّی ہی میں اُردو پہ ستم ہوتا ہے
دلّی میں تو پروان چڑھی ہے اردو

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

طوفان کے دھاروں سے لڑے گی اردو
ہم دیکھیں گے کیسے نہ رہے گی اردو
تم جتنی بھی محدود کرو گے راہیں
اب اتنی ہی تیزی سے بڑھے گی اردو

ہر اک ہے نشۂ اردو سے سرشار
اب اس کا کیف کم ہونے نہ دیں گے
زمیں تقسیم تو تم کر چکے ہو
زباں تقسیم ہم ہونے نہ دیں گے

اردو کی دل آویزی کی حد تو دیکھو
اردو میں خدا جانے یہ جادو کیا ہے
اردو کی برائی بہ زبانِ اردو
اردو ہی میں کہتے ہیں کہ اردو کیا ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

کیا سوچ رہے ہیں ہمہ دانِ اردو
کس فکر میں ہیں زندہ دلانِ اردو
آزادی کی توہین نہ ہونے دیں گے
آزادی کی دیوی ہے زبانِ اردو

جب تلک دیس میں اردو کو کوئی حق نہ ملے
یادگاروں کے منا لینے سے کیا ہوتا ہے
"رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی سے معاف
آج کچھ درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے"

جشنِ غالب ہو یا تعمیر ہو اردو گھر کی
"دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے"
شاید اس سال ہو اردو پہ عنایت کی نظر
"اک برہمن نے کہا ہے کہ یہ سال اچھا ہے"

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

کاشانۂ اردو کو سجا رکھا ہے
دیوانہ اک عالم کو بنا رکھا ہے
تم چھوڑ چلے ہو جسے تنہا اے جوشؔ
ہم نے اسے سینہ سے لگا رکھا ہے

کسی اعزاز کے طالب نہیں ہم
پدم بھوشن کا بھی اعزاز لے لو
چلو ہم کچھ نہیں مانگیں گے تم سے
مگر اردو کا جو حق ہے وہ دے دو

حشر میں گر آگئی اُردو کی بات
یہ تو سمجھا دو کہ کیا سمجھاؤ گے
حضرت غالبؔ کو کیا دو گے جواب
میرؔ کو منھ کس طرح دکھلاؤ گے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

دستور کی ہر بات ہے ہم کو تسلیم
یہ زہر ہلاہل نہ پیا جائے گا
اک شخص نے ہندی کے چرن چھو کے کہا
اردو کو کوئی حق نہ دیا جائے گا

ہندی سے نہ نفرت ہے نہ کچھ اَن بَن ہے
اردو پہ نچھاور مرا تن، من، دھن ہے
سیکھی ہے وہاں میں نے زبانِ اُردو
امروہہ مرا مرکز علم و فن ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

بابائے اُردو مولانا عبدالحق کی وفا پر

انھیں مرحوم اب کہنا پڑے گا
منوّر جن سے تھی دنیائے اُردو
کلیجہ منھ کو آتا ہے یہ کہتے
جہاں سے چل بسے بابائے اُردو

ازل ہی سے پیا تھا جامِ اُردو
جیا جب تک دیا پیغامِ اُردو
بہ وقت نزع یہ عالم لبوں پر
خدا کا نام تھا اور نامِ اُردو

تھی اس کی زندگی ہی وقفِ اُردو
اسے اردو کی اس درجہ لگن تھی
اگر رحمت میں یہ کہدوں بجا ہے
وہ تنہا ذات پوری انجمن تھی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ماتمِ جگر

جس سے قائم تھی آبروئے غزل
وہ بھی فن کار چل بسا افسوس
بزمِ شعر و سخن کا اے رحمت
اک چراغ اور بجھ گیا افسوس

بزمِ اردو میں بپا ہے ماتم
کون سینچے گا تغزل کا چمن
اٹھ گیا دہر سے ہائے افسوس
۹ رستمبر کو شہنشاہ سخن

۱۳۸۰ھ

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

جس سے تاباں تھی رہ شعر و سخن
آفتاب انجمن کہیئے جسے
آج وہ دنیا سے رخصت ہوگیا
شاعرِ شیریں سخن کہیئے جسے

۱۹۶۰ھ

تیز تر ہوتے ہی جاتے ہیں خزاں کے جھونکے
سُونا ہو جائے نہ ڈر ہے کہیں باغِ اُردو
جگر و کیفی و سالک کو کہاں سے لائیں
دم بدم بجھتے ہی جاتے ہیں چراغِ اُردو

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

حسرتؔ موہانی

کیوں سوگوار محفل شام و سحر ہے آج
ہم سے وفا نباہنے والا چلا گیا
مایوسیوں میں آج بُرے وقت کا نقیب
کچلے ہوؤں کا چاہنے والا چلا گیا

پابندِ شریعت بھی سرگرمِ سیاست بھی
بے خوف و خطر کہنا حق بات یہ عادت بھی
دردِ غم ملت بھی اور اس پہ یہ جرأت بھی
تھی مشق سخن جاری چکّی کی مشقت بھی
اک طرفہ تماشہ تھی حسرتؔ کی طبیعت بھی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اعجاز صدیقی مدیر شاعر کی وفات پر

اک گلِ کدۂ فہم و فراست نہ رہا
اک انجمنِ علم و لیاقت نہ رہا
ملتے ہی نہیں لفظ بیاں کرنے کو
اک پیکرِ اخلاق و شرافت نہ رہا

اس کی یوں نکلی ہے تاریخِ وفات
جس نے دکھ جھیلے ادب میں بے شمار
پھر بھی شاملِ دس عدد کرنے پڑے
پڑھ چکے اعجاز جب چوبیس بار

۱۹۷۸ء

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

جواہر لال نہرو

جس کے ہونٹوں پہ وفا کے نغمے
جس کا دل قوم کے غم سے بے تاب
آج اس شخص کی یاد آتی ہے
جس کے سینے پہ مہکتا تھا گلاب

جس کو بچوں سے بہت الفت تھی
جس کو پھولوں کی بہت چاہت تھی
شاعروں کا جو پرستار رہا
خاص اردو سے جسے نسبت تھی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

متفرق قطعات

محبت ایک نقش غیر فانی
محبت بے نیازِ شرح معنی
محبت میں گلہ واجب نہیں ہے
محبت کی زباں ہے بے زبانی

گل بعد میں کھلتے ہیں مگر پہلے تو
ہر شاخ سے کچھ خار جنم لیتے ہیں
یہ آتش الفت ہے اگر صادق ہو
اس آگ سے گلزار جنم لیتے ہیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

صرف چہرے پہ سرسری نظریں
قلب کے گھاؤ دیکھتے ہی نہیں
ہم پہ الزام بے وفائی ہے
اپنے برتاؤ دیکھتے ہی نہیں

وہ کوئی اور ہوں گے اے ہمدم
حوصلے جن کے پست ہوتے ہیں
ہم تو جب جب شکست کھاتے ہیں
عزم کچھ اور سخت ہوتے ہیں

ایک مدت سے کوئی خط نہیں آیا ان کا
کوئی پیغام زبانی بھی نہیں ملتا ہے
وہ بہت خوش ہیں بہت خوش ہوں گے
فالِ بد کوئی نہ بولے مرا دل ہلتا ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اب کے ساون میں بھی جھولا نہیں میں جھولوں گی
اب کے ساون میں بھی میں گیت نہیں گاؤں گی
اب کے ساون میں بھی پردیس رہیں گے ساجن
دل کو میں ان کے تصور ہی سے بہلاؤں گی

ابھی باقی ہے سائے تیرگی کے
نشاں اب بھی ہیں کچھ افسردگی کے
مکمل روشنی اب بھی نہیں ہے
ابھی دھندلے ہیں جادے زندگی کے

ادیبو، شاعرو، دانشورو اب
تمھیں میدان میں آنا پڑے گا
سیاست میں برا کیا ہے بھلا کیا
نئی نسلوں کو سمجھانا پڑے گا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

جشنِ جمہوریت
اور
علی گڑھ کا فساد

غم و خوشی کا یہ ٹکراؤ کیسے ہو برداشت
عجیب وقت میں جمہوریت کا جشن آیا
کسی طرح دلِ بے چین کو سکوں نہ ملا
ہزار ضبط کیا دل کو لاکھ سمجھایا

وہ سنبھل ہو بنارس یا علی گڑھ
ستم یکساں ہیں اور عنواں الگ ہیں
یہ اربابِ سیاست با تو رحمت
بظاہر کچھ ہیں اور پنہاں الگ ہیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

تین شعر

اُجڑے ہوئے یادوں کے کسی گھر میں ملیں گے
ہم نقشِ کہن ہیں کسی پتّھر میں مِلیں گے

مَوجیں، کبھی طوفاں کبھی گرداب کی صورت
ہم لوگ تو دریا ہیں سمندر میں ملیں گے

کاغذ کی زمینیں ہوں کہ لفظوں کے مکاں ہوں
ہم ان میں مکیں شعر کے پیکر میں ملیں گے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

گوشۂ

تروینی

(حکومتِ گجرات، احمد آباد سے انعام یافتہ)

رحمت امروہوی

گجرات اردو ساہتیہ اکادمی، گاندھی نگر

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ترتیب

(گوشۂ ترونی)

حرفِ آغاز 131

قطعات

دیہات اور تعلیم باغبان 133

قومی یکجہتی 144

جہیز 148

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ آغاز

رحمت امروہوی گیسوئے اُردو کے اُن سنوارنے والوں میں ہیں جنھوں نے مرکز ادب سے دور رہ کر بھی خوبصورتی کے ساتھ اپنا کردار ادا کیا ہے اور شعر و ادب کی بے لوث خدمت کی ہے

یوں رحمت امروہوی غزل اور نظم کے شاعر ہیں اُن کا مجموعۂ کلام جو گذشتہ دنوں ''اضافہ'' کے نام سے چھپ کر نہ صرف یہ کہ اتر پردیش اردو اکادمی سے انعام و اعزاز سے نوازا گیا بلکہ شعر و ادب کے ایک بڑے حلقے سے خراجِ تحسین حاصل کر چکا ہے۔ خاص طور پر احمد آباد میں اُن کے مجموعے کی خاطر خواہ پذیرائی ہوئی ہے۔

زیرِ نظر مجموعہ اپنے مواد کے اعتبار سے ضخیم نہ سہی لیکن اپنے مواد کے حوالہ سے خاصے کی چیز ہے۔ ہمارے ملک میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں، مختلف مذاہب کی لوگ پیروی کرتے ہیں اور مختلف تہذیبوں کے رنگوں میں رنگے ہوئے ہیں، وہاں رحمت امروہوی صاحب کے قطعات کا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

یہ مختصر سا مجموعہ ''ترویني'' ایک ضروری کتاب ثابت ہوسکتا ہے۔ ہمارے سماج اور معاشرے میں جو خرابیاں راہ پا گئی ہیں اُن کی اصلاح کا کام اپنے ہلکے پُھلکے قطعات کے ذریعہ عوامی زبان کا سہارا لے کر اُنھوں نے بڑی خوبصورتی اور خوش سلیقگی سے انجام دیا ہے۔ ممکن ہے کہ شاعری کو افادی پہلوؤں سے نہ دیکھنے والوں کے لیے یہ کام کوئی اہمیت نہ رکھتا ہو مگر شاعری کے افادی پہلو سے یکسر انکار بھی تو ممکن نہیں ہے۔

مجھے یقین ہے کہ قطعات کا یہ مجموعہ ''ترویني'' ہمارے ملک کی جذباتی ہم آہنگی کے سلسلہ میں ایک فالِ نیک ثابت ہوگا۔

والی آسی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

دیہات اور تعلیم بالغان

ہرکارہ خط لایا ہے
کیا لکھا ہے جانے رام
جبتک خط کو سن نہیں لوں
تب تک کو سُکھ چین حرام

○

شیلاؔ کملاؔ کہتی تھیں
مکھیا کا پیغام ملا
بملاؔ تو بھی ساتھ میں چل
گاؤں میں ہے اسکول کھلا

○

ہرکارہ خط پڑھنے میں
کتنے نخرے کرتا تھا
ایک چوّنی دی اس کو
تب جا کر تو پتر پڑھا

○

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

گاؤں کے سرپنچ نے کل
بھاشن میں یہ گیان دیا
کھیتی بھی اُتم ہوگی
پڑھنے پر جو دھیان دیا

○

پڑھنا لکھنا سیکھ کے ہم
ووٹ کی قیمت جان گئے
قوم کا ہے دُکھ درد کسے
اب یہ بھی پہچان گئے

○

اونچ نیچ کا بھید گیا
ہم سب ہیں اب ایک سمان
گاؤں میں جاہل کوئی نہیں
شکشا کا ہے سب کو گیان

○

پنڈت ہوں یا منشی ہوں
اب تو سب ہم جیسے ہیں
لکھنا پڑھنا سب جانیں
ایک طرح سے رہتے ہیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

بچّے بوڑھے سب کے لیے
گاؤں میں اک اسکول ہوا اب
پہلا سا وہ گاؤں نہیں
ہر اک شئے معقول ہے اب

○

پڑھ لکھ کر جو کھیتی کی
کتنی بڑھیا فصل اُگی
گیہوں کی ہر اک بالی
لگتی ہے سونے جیسی

○

پہلے سب کے گاؤں کے
کھیتوں میں چلتا تھا ہل
اب تو ٹریکٹر چلتے ہیں
یہ سب ہے تعلیم کا پھل

○

فصلوں پر بھی کتابیں ہیں
کیڑوں کی بھی دوائیں ہیں
پڑھے لکھے تو گیان ملا
کیسی کیسی باتیں ہیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اپنے فضلو چاچا بھی
شام کو پڑھنے جاتے ہیں
ساتھ مُں اک اخبار بھی روز
گھر پر لیکر آتے ہیں

○

پڑھنے کے ہیں لابھ بہت
ہم نے اب یہ سمجھا ہے
اس کی خبر بھی رہتی ہے
دنیا میں کیا ہوتا ہے

○

کہدے ساہوکار جو، ٹھیک
کتنا مول ہے، کتنا بیاج
اب تو سب لکھ پڑھ لیں ہیں
ختم ہے ساہوکار کا راج

○

پڑھ لکھ کر یہ گیان ہوا،
شکشا میں ہیں کتنے گُن
کھیت میں چاندی برسے ہے
سُن سُن سُن، ارے پگلے سُن

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

پہلے سا اب گاؤں کہاں
سب کے من کو بھاوے ہے
شہر سے جو بھی آوے ہے
اُس کا مَن للچاوے ہے

گاؤں کی چوپال پہ سب
رات کو پڑھنے جاویں ہیں
منشی جی اک اک اکشر
لکھ لکھ کر سمجھاویں ہیں

کالا اکشر بھینس سماج
کوئی ایسا کہہ نہیں پائے
ساجن کا خط پڑھ تو لیں
اتنا گیان تو آجائے

کاکا جی چوپال میں کل
سب لوگوں سے کہتے تھے
گاؤں میں اسکول ہے اب
مفت پڑھائی ہووے ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اپنے فضلو چاچا بھی
شام کو پڑھنے جاتے ہیں
ساتھ مُس اک اخبار بھی روز
گھر پر لیکر آتے ہیں

○

پڑھنے کے ہیں لابھ بہت
ہم نے اب یہ سمجھا ہے
اس کی خبر بھی رہتی ہے
دنیا میں کیا ہوتا ہے

○

کہدے ساہوکار جو، ٹھیک
کتنا مول ہے، کتنا بیاج
اب تو سب لکھ پڑھ لیں ہیں
ختم ہے ساہوکار کا راج

○

پڑھ لکھ کر یہ گیان ہوا،
شکشا میں ہیں کتنے گُن
کھیت میں چاندی برسے ہے
سُن سُن سُن، ارے پگلے سُن

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

پہلے سا اب گاؤں کہاں
سب کے من کو بھاوے ہے
شہر سے جو بھی آوے ہے
اُس کا مَن للچاوے ہے

○

گاؤں کی چوپال پہ سب
رات کو پڑھنے جاویں ہیں
منشی جی اک اک اکشر
لکھ لکھ کر سمجھاویں ہیں

○

کالا اکشر بھینس سماج
کوئی ایسا کہہ نہیں پائے
ساجن کا خط پڑھ تو لیں
اتنا گیان تو آجائے

○

کاکا جی چوپال میں کل
سب لوگوں سے کہتے تھے
گاؤں میں اسکول ہے اب
مفت پڑھائی ہووے ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اپنے فضلو چاچا بھی
شام کو پڑھنے جاتے ہیں
ساتھ مُس اک اخبار بھی روز
گھر پر لیکر آتے ہیں

○

پڑھنے کے ہیں لابھ بہت
ہم نے اب یہ سمجھا ہے
اس کی خبر بھی رہتی ہے
دنیا میں کیا ہوتا ہے

○

کہدے ساہوکار جو، ٹھیک
کتنا مول ہے، کتنا بیاج
اب تو سب لکھ پڑھ لیں ہیں
ختم ہے ساہوکار کا راج

○

پڑھ لکھ کر یہ گیان ہوا،
شکشا میں ہیں کتنے گُن
کھیت میں چاندی برسے ہے
سُن سُن سُن، ارے پگلے سُن

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

پہلے سا اب گاؤں کہاں
سب کے من کو بھاوے ہے
شہر سے جو بھی آوے ہے
اُس کا مَن للچاوے ہے

○

گاؤں کی چوپال پہ سب
رات کو پڑھنے جاویں ہیں
منشی جی اک اک اکشر
لکھ لکھ کر سمجھاویں ہیں

○

کالا اکشر بھینس سماج
کوئی ایسا کہہ نہیں پائے
ساجن کا خط پڑھ تو لیں
اتنا گیان تو آجائے

○

کاکا جی چوپال میں کل
سب لوگوں سے کہتے تھے
گاؤں میں اسکول ہے اب
مفت پڑھائی ہووے ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ہرکارہ خط لایا تھا
ہرکارے سے پڑھوایا
کتنی لجّا آئی تھی
پیار کا جب جب شبد آیا

○

ہم نے ان سے پوچھ لیا
آج کتابیں منگوالیں
ماں جی بھی شکشالیں ہیں
چار کتابیں پڑھ ڈالیں

○

شکشا کو ہم مان۔ گئے
شکشا کے گُن جان گئے
پہلے خود سے تھے انجان
اب خود کو پہچان گئے

○

منشی سے خط لکھوانے
سارا گاؤں جاوے ہے
اب وہ زمانہ بیت گیا
سب کو لکھنا آوے ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

گاؤں میں اسکول بھی ہے
بجلی بھی ہے، پانی بھی
گھر بھی سب کے پکّے ہیں
پیسے کی ارزانی بھی

○

رامو دادا کو دیکھو
سات کتابیں پڑھ ڈالیں
شہر کو عرضی لکھ بھیجی
پکّی سڑکیں بنوالیں

○

سب کو پڑھنا آجائے گا
گاؤں میں اب جاہل نہ رہیں گے
فضلو ہوں یا رامو دادا
سب تعلیم کے گُن گائیں گے

○

کھیتی اور کھلیان کی باتیں
اب اخبار میں پڑھ لیتے ہیں
چاول کا کیا مول لگا ہے
گیہوں کِس بھاؤ بکتے ہیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اچھی فصل اُگے گی کیسے
کتنی کھاد اور کتنا پانی
شکشا سے یہ گیان ملا
شکشا ہی کی ہے یہ نشانی

○

کھیت بھی اور فصلیں بھی اپنی
ساہوکار سے پیچھا چھوٹا
جب تک ہم جاہل تھے لوگو
ساہوکار نے ہم کو لوٹا

○

فرست کی اوقات میں اکثر
لکھنا اور پڑھنا ہوتا ہے
کھیتی کی باتیں ہوتی ہیں
نیا نیا چرچا ہوتا ہے

○

گاؤں سے جو بھی شخص آتا ہے
گاؤں کی باتیں بتلاتا ہے
نئے نئے اسکول کھلے ہیں
ہر اک اب پڑھنے جاتا ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

بچے بوڑھے ہوں یا جوان
سب تعلیم کے گُن گاتے ہیں
نئے ڈھنگ سے کھیتی کر کے
نئے طریقے سمجھاتے ہیں

○

غیر سے خط لکھوانے میں
کتنی مشکل ہوتی ہے
رادھا ان کو من کی بات
اب تو خود لکھ دیتی ہے

○

نانا نانی ، کاکا کاکی
سب نے پڑھنا سیکھ لیا ہے
جس دن سے اسکول کھلا ہے
گاؤں میں ہر اک خوش رہتا ہے

○

گاؤں میں نغمہ و نور کی بارش
گاؤں میں بھی تعلیم کا چرچا
گاؤں بھی اب تو شہر لگے ہے
ہر اک شئے کا روپ انوکھا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

کھیت کے کام سے فرصت پاکر
الٹی سیدھی باتیں کرتے
جب سے گیان ملا شکشا کا
اب تو سب اخبار ہیں پڑھتے

○

چمپا نے اپنے ساجن کو
کل ہی خط میں لکھوایا ہے
اگلا خط میں خود ہی لکھوں گی
مجھ کو بھی لکھنا آیا ہے

○

شہر میں بھی اسکول کھلے ہیں
گاؤں میں بھی اسکول کھلے ہیں
بڑی عمر کے لوگوں کو اب
پڑھنے کے پیغام ملے ہیں

○

گاؤں میں شالہ ہی نہیں تھی
پڑھتے تو کس طرح سے پڑھتے
بچے بوڑھے سب کے لیے اب
پڑھنے کے پربندھ ہوئے ہیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

شکشا کے گُن کیا بتلائیں
شکشا سے خود کو پہچانا
گیتا اور قرآن کو سمجھا
شکشا سے بھگوان کو جانا

○

شکشا کے میدان میں رحمتؔ
اپنا دیش بہت پیچھے تھا
لیکن اب وہ بات نہیں ہے
ہر اک ہے تعلیم کا رسیا

○

اونچ اور نیچ کا جھگڑا چھوٹے
درمیاں میں حدِ فاصل نہ رہے
بوڑھے بچے کہ جواں ہوں رحمتؔ
کوئی بھی دیش میں جاہل نہ رہے

○

اب جہالت کا اندھیرا ہٹ جائے
اب جہالت کا یہ بادل چھٹ جائے
اپنی سرکار نے یہ سوچا ہے
یعنی زنجیر جہالت کٹ جائے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

قطعات قومی یکجہتی

قلم قلم بھی ہے تلوار بھی ہے اے رحمت
مگر قلم سے اب اک اور کام کرنا ہے
وطن سے فرقہ پرستی کی کاٹنی ہیں جڑیں
خلوص و مہر و محبت کو عام کرنا ہے

○

جلا دو پیار، محبت کی ہر طرف شمعیں
وطن سے فرقہ پرستی کا خاتمہ کر دو
ہمالیہ کی قسم تم کو تاج کی سوگند
ہر ایک دل میں محبت کی روشنی بھر دو

○

ہر ایک سمت اخوت کے گیت جاگ اُٹھیں
وطن میں اپنے محبت کی روشنی آئے
ہمارے دیش کے دانشورو یہ عہد کرو
کہ اب نہ فرقہ پرستی کو راہ دی جائے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ایکتا پھول ایکتا خوشبو
ایکتا جسم ایکتا دل ہے
ایکتا آپ ایکتا ہم ہیں
ایکتا ہم سبھی کی منزل ہے

○

وہ جاہل ہے راہ میں اپنی
اب وہ دیوار ہم گرائیں گے
نفرتوں کے ستون توڑیں گے
پیار کی مشعلیں جلائیں گے

○

پیار مندر بھی پیار مسجد بھی
پیار گرجا بھی اور شوالہ بھی
پیار ہی زندگی ہے اے رحمت
پیار سے زیست میں اُجالا بھی

○

سب نے مل جل کے اس کو سینچا ہے
باغ اور باغبان ہے اپنا
کیوں جہنّم میں جھونکتے ہو اسے
دیش جنت نشان ہے اپنا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

دھرم سے امن کا تعلق ہے
ایکتا سے بھی ان کا ناتا ہے
کوئی بھی دھرم کوئی مذہب ہو
امن اور ایکتا سکھاتا ہے

○

ہزار لوگوں کی محنت خلوص اور لگن
ہزار ہاتھوں کی جنبش کا یہ ملا ہے پھل
ہزار ذہنوں نے مل کر اسے سنوارا ہے
ہے ایکتا کی نشانی ہمارا تاج محل

○

نفرتوں کی آندھیوں کو روک دو
دوستو! سیلِ اماں بن کر اٹھو
چشتیؒ و نانک کا تم کو واسطہ
عظمتِ ہندوستاں بن کر اٹھو

○

سب نے مِل جُل کر سنوارا ہے اسے اے رحمتؔ
ناز ہے جس پہ سبھی کو وہ وطن ہے اپنا،
اس میں ہندو بھی ہیں مسلم بھی ہیں عیسائی بھی
ایکتا اور محبت کا چمن ہے اپنا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

خوبیاں اس کی کیا کہیں رحمتؔ
اس کی زلفوں کے سب اسیر ہوئے
وہ ہوں غالبؔ کبیرؔ یا تلسیؔ
ہم ہوئے تم ہوئے کہ میرؔ ہوئے

○

اودھ کی شام بنارس کی صبح تجھ پر نثار
یہ مالوے کی شبیں اور ھمالیہ کا وقار
ہر ایک شئے تری عظمت کا آئینہ خانہ
یہ لال قلعہ و یہ تاج اور قطب مینار

○

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

جہیز

وہ کھیت مانگ رہے ہیں جہیز میں مجھ سے
میں کھیت دے کے بھی لڑکی کا بیاہ کر ڈالوں
پھر اس کے بعد میں کھاؤں گا کس طرح لوگو
پھر اس کے بعد میں کنبے کو کس طرح پالوں

○

کل ایک لاش ملی اور ایک خط نکلا،
یہ خط سماج کے دانشوروں کو دکھلاؤ
جہیز کتنے گھروں کو تباہ کر دے گا
جو ہو سکے تو اب اس سے نجات دلواؤ

○

کل اک لڑکی نے خود کو پھونک ڈالا
بہانے اب بتائے جا رہے تھے
کوئی کہتا نہیں سچ بات رحمتؔ
اُسے طعنے سنائے جا رہے تھے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

کس میں ہمّت ہے کہے شادی کے وقت
تم نے بیٹی دی بہت کچھ دے دیا
میرے گھر میں روشنی کے ساتھ ساتھ
زندگی بھی دی بہت کچھ دے دیا

○

جو چاہے تو مٹے یہ جہیز کی لعنت
تو اپنے گھر سے ہی تم اس کی ابتدا کردو
ہماری رائے میں آسان اک طریقہ ہے
کوئی جہیز تمہیں دے تو تم جہیز نہ لو

○

گوریاں کتنی ہی سجنے نہیں پاتیں رحمت،
اور کتنی ہیں کہ گھٹ گھٹ کے ہی مر جاتی ہیں
کتنے ماں باپ کی ہو جاتی ہیں نیندیں غائب،
بیٹیاں عمر کی جب حد سے گذر جاتی ہیں

○

کوئی بارات نہ واپس لوٹے
کسی دُلہن کی نہ مہندی چھوٹے
کاش مٹ جائے جہیزوں کا رواج
کاش یہ کہنہ روایت ٹوٹے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

کوئی توڑے یہ جہیزوں کا رواج،
کوئی تو بدلے زمانے کا مزاج،
کوئی تو مردِ مجاہد نکلے،
کوئی ٹھکرائے یہ بربادی کا تاج

○

ڈوب کر اُس نے خودکشی کرلی
وہ جو دُلہن بنائی جاتی کل
اس کے ماں باپ تھے غریب بہت
اور مہنگا جہیز کا تھا پرسل

○

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

گوشۂ

رت جگے

رحمت امروہوی

گجرات اردو ساہتیہ اکادمی

گجرات اردو ساہتیہ اکادمی، گاندھی نگر

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

یادش بخیر! امروہہ ایک مردم خیز و شعر انگیز اور ایسا دل آویز خطہ تھا جس نے ہماری ہزار سالہ ادبی، ثقافتی اور روحانی تاریخ کے دامن پر گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔ اُردو شعر و ادب کی تاریخ بھی۔ از آدم تا ایں دَم، ادھوری رہے گی اگر اس میں امروہہ کا تذکرہ نہ آئے۔ مگر اب نہ وہ داستان ہے نہ داستان سَرا ہیں۔ طاقِ نسیاں پر کچھ نقش و نگار ہیں وہ بھی محو ہوئے جاتے ہیں:

دُہرائی جاسکے گی نہ اب داستانِ عشق
کچھ وہ کہیں سے بُھول گئے ہیں کہیں سے ہم

اس فردوسِ معمور سے نکل کر بھی جن متوالوں نے شمعِ روایت کو روشن رکھا ہے ان میں حضرت رحمت امروہوی کا نام بہت ممتاز ہے۔ انھوں نے گجرات جیسے ثقافتی اعتبار سے مالا مال صوبے کے احمد آباد جیسے رنگین و سنگین اور تہذیبی و ثقافتی آثار سے بھر پور شہر میں بیٹھ کر ایک طویل عرصے تک کشت سخن کی آبیاری کی ہے۔ آج وہ اُردو غزل کے لائقِ احترام اساتذہ میں سے ہیں۔

پروفیسر نثار احمد فارُوقی
پروفیسر برائے عربی، دلّی یونیورسٹی، دہلی

شعر و ادب میں آپ کا ذوق نہایت پاکیزہ ہے۔ صحتِ کلام کا بھی کیا کہنا، اس کے علاوہ کلام میں گیرائی بھی ہے اور ایسی کہ دشمن بھی داد دے گا۔

انجم فوقی بدایونی
ادارہ فوق الادب، کورنگی، کراچی (پاکستان)

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

جس محفل میں رحمت امروہوی کی ادبی خدمات کے اعتراف کی گونج سنائی دیتی ہے وہاں مجھے اپنی موجودگی اچھی لگتی ہے۔ وجہ: ان کی شاعری اور شخصیت سے میری شناسائی کا عرصہ، جو کونپل سے پھول بننے تک پھیلا ہوا ہے۔ ان کی شاعری کو بھلے ہی شہرت اور مقبولیت نہ ملی ہو کہ یہ ایسے ویسے شاعر کے دامن سے لپٹ جاتی ہے، لیکن ان کی شاعری کو اعتبار ضرور ملا۔ میرا خیال ہے کہ ہر اچھے شاعر کا بنیادی مسئلہ ادب میں اعتبار حاصل کرنا ہوتا ہے۔ شہرت اور مقبولیت تو پان کی پیک کی طرح ہونٹ لال کر کے پیک دان کھوجنے لگتی ہے۔ رحمت امروہوی چھالی اور سروتے والے اُردو کلچر میں پلے بڑھے۔ مگر احمد آباد نے انھیں چمنی اور دھوئیں کے کلچر میں ایسا رنگ دیا ہے کہ انگرکھا پہننے والوں کے سارے چونچلے بھول گئے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ آج بھی اپنی روایت اور تہذیب کو عزیز رکھتے ہیں، مگر صنعتی انقلاب کے ہاتھوں پُرانی روایت اور تہذیب کے سنگسار ہو جانے کا منظر آنکھوں میں آنسو لائے بغیر دیکھنے کا حوصلہ بھی رکھتے ہیں اور اس معاملے میں وہ مجھ سے کہیں آگے ہیں۔

زُبیر رضوی

سکریٹری دلّی اُردو اکادمی، دہلی

رحمت امروہوی ممتاز ترقی پسند شاعر اور ادیب ہیں۔ رحمت امروہوی صاحب کی شاعری میں ہندوستانی عوام کی آواز اور اُن کے دل کی دھڑکن سُنائی دیتی ہے۔ انھوں نے ہمیشہ عوام کے مسائل پر لکھا ہے اور قومی ایکتا کے لئے کام کیا ہے۔

ڈاکٹر قمر رئیس

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

●

غزل ہوئی ہے نہ کچھ شعر ہی کہے اب کے
یونہی گزار دیئے ہم نے رت جگے اب کے

●

رحمت امروہوی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

غزل ہوئی ہے نہ کچھ شعر ہی کہے اب کے
یونہی گذار دیئے ہم نے رَت جگے اب کے

گذشتہ سال تو مدفون ہوگئے تھے ہم
ہم ایک عہد بنیں گے، اگر جئے اب کے

پتہ نہیں کہ وہ غارت گرِ بہار تھا کون
چمن سے نوچ لئے پُھول اَدھ کِھلے اب کے

غمِ حیات سے ملتی اگر ہمیں فُرصت
تو اس کے بارے میں کچھ ہم بھی سوچتے اب کے

ہم اپنے عہد کی تاریخ لکھنے والے ہیں
بہت طویل ہیں یادوں کے سلسلے اب کے

ہمیں سنبھالنا ماضی کا آئینہ ہیں ہم
حضور ٹوٹ چکے ہیں کچھ آئینے اب کے

خموش وہ بھی ہیں رحمتؔ خموش ہیں ہم بھی
شکایتیں ہیں، نہ شکوے، نہ کچھ گلے اب کے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

حادثے جیسے مقدر
اب تو ہم راہوں کے پتھر

پہلے کیسے موم ہو جاتے تھے
آج کل تو لوگ پتھر ہو گئے

ہم نے پہلے ہی کہا تھا سوچ لو
ایک در چھوڑا تو در در ہو گئے

گھر کی دیواریں شکستہ تھیں بہت
اب تو دیواروں میں بھی در ہو گئے

اب بھی سر شانوں پہ ہے بارِ گراں
کون کہتا ہے سُبک سر ہو گئے

اپنے گھر میں رہ کے رحمتؔ آج ہم
ایسا لگتا ہے کہ بے گھر ہو گئے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

جو گر گر کر سنبھل سکیے تو چلیے
جو اس ہمّت سے چل سکیے تو چلیے

تعصب، بغض اور نفرت کی آندھی
محبت میں بدل سکیے تو چلیے

بہت مُشکل ہے راہِ عشق یارو
اگر کانٹوں پہ چل سکیے تو چلیے

جہاں پی کر بہکنا جُرم ٹھہرے
وہاں پی کر سنبھل سکیے تو چلیے

ہے سر پر دُھوپ اور پاؤں میں چھالے
ہماری طرح چل سکیے تو چلیے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

حادثوں ہی میں زندگی جی ہے
ہم نے قسطوں میں خودکشی کی ہے

جُھک کے جینا ہمیں نہیں آتا
اور آواز بھی کچھ اُونچی ہے

آپ سے کچھ گِلا نہیں صاحب
اپنی تقدیر ہی کچھ ایسی ہے

شعر پڑھنا یہاں سنبھل کے میاں
"اور بستی نہیں یہ دلّی ہے"

چہرہ اُس کا کتاب جیسا ہے
اور رنگت گُلاب کی سی ہے

ہم نے رحمتؔ غزل کے لہجے میں
میر صاحب سے گفتگو کی ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

یُوں وفاؤں کا صِلہ دے دیں گے
ہم کو جینے کی دُعا دے دیں گے

کیوں زمانے کے خداؤں سے ڈروں
کیا زمانے کے خُدا دے دیں گے

گالیاں ختم تو ہولیں اُن کی
ہم بھی جی بھر کے دُعا دے دیں گے

آپ، بس آگ کی زحمت کیجئے
میری احباب ہَوا دے دیں گے

اور تو پاس نہیں ہے کُچھ بھی
اِک وفا ہے سو وفا دے دیں گے

پیار کی بھیک مِلے یا نہ ملے
ہم ہر اِک در پے صدا دے دیں گے

یہ محلّے کے بزرگ اے رحمت
جب ملیں گے تو دُعا دے دیں گے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

یورشِ غم سے نکھرے ہیں ہم اور بھی
بڑھ گئی قوتِ ضبطِ غم اور بھی

پختگی حوصلوں میں سوا ہوگئی
بانیانِ ستم کچھ ستم اور بھی

جب نگاہِ توجہ کا رُخ پالیا
بڑھ گئے ان کی زُلفوں کے خم اور بھی

بُت ہی جب پُوجنے ہیں تو پھر قید کیا
بُتکدے اور بھی ہیں صنم اور بھی

خاموشی ہم نے سوچا تھا راس آئے گی
گھٹ گیا آرزؤں کا دَم اور بھی

پُھوٹنے کو ہے رحمت ضیائے سحر
بڑھ چلو تیز تر دو قدم اور بھی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

پُھول کلی مہتاب ستارے جانِ غزل
یہ سب ہیں انداز تمہارے جانِ غزل

تیری گلی کو چھوڑ کے اب جاتا ہے کون
لے ہم نے بھی پاؤں پسارے جانِ غزل

تجھ کو چھوڑ کے دَر دَر بھٹکے بہت دِنوں
تیرے پاس تھے سب اُجیارے جانِ غزل

اِک اِک کر کے سارے موسم بیت گئے
یاد میں تیری اب آجارے جانِ غزل

مٹّی کی دیوار تھے ایسا لگتا ہے
بندھن وعدے قسمیں سارے جانِ غزل

کچھ دِن کے مہمان ہیں تیری نگری میں
پھر نہ ملیں گے ہم بنجارے جانِ غزل

باتیں کچھ اَن کہی بھی کہہ کے شعروں میں
تیرا رحمت تجھ کو پکارے جانِ غزل

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

نہ کوئی ہمدم و مونس نہ یار تنہائی
یہ آگیا میں کہاں، اے دیار تنہائی

کبھی کبھی تو بہت ہی سکون مِلتا ہے
کبھی کھٹکنے لگے ہے یہ خارِ تنہائی

سفر طویل کڑی دُھوپ پاؤں میں چھالے
اور اُس پہ سونپ دیا مجھ کو بار تنہائی

بٹھا کے سامنے کی تُم سے گفتگو پہروں
بتائیں کیا تمھیں لطفِ بہار تنہائی

میں اپنے آپ میں خود قید ہوگیا رحمتؔ
اور اپنے آپ ہی کھینچا حصار تنہائی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

رُخِ حیات پہ گرد و غُبار آنے لگا
کہ جب سے بالوں میں چاندی کا تار آنے لگا

وہ شخص جس نے ہمیں دیں اذیتیں کیا کیا
وہ شخص یاد ہمیں بار بار آنے لگا

یہ جانتا ہوں وہ دُشمن ہے میرا دوست نہیں
نہ جانے کیوں مجھے اب اُس پہ پیار آنے لگا

تعصبات کا دریا چڑھاؤ پر تھا کبھی
خُدا کا شکر اب اس میں اُتار آنے لگا

ضرور کوئی ہُنر ہم میں ہے جو اے رحمت
ہمارا ذکر وہاں بار بار آنے لگا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

مت پُوچھ کہ کس طرح سزا دیتی ہیں یادیں
نیندیں مری آنکھوں کی اُڑا دیتی ہیں یادیں

کچھ بُھولنا چاہوں تو بُھلا بھی نہیں سکتا
آئینہ مُجھے آکے دِکھا دیتی ہیں یادیں

تنہائی میں کُھل جاتے ہیں یادوں کے دریچے
تنہائی میں کُچھ اور مزا دیتی ہیں یادیں

اِس شہر میں اب کوئی شناسا نہیں اپنا
اِس شہر میں اب کس کو صدا دیتی ہیں یادیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

گھاٹے کا ہم نے زیست میں سودا کیا بہت
سچ کہہ کے دُشمنوں میں اضافہ کیا بہت

مُجھ سے بچھڑتے وقت عجب اس کا حال تھا
مُڑ مُڑ کے دُور تک مجھے دیکھا کیا بہت

جب تک رہا میں اُس کی نگاہوں کے سامنے
ہاتھ اپنا وہ ہوا میں اُچھالا کیا بہت

راہوں میں اپنی، آپ اندھیرے بکھیر کر
اوروں کی زندگی میں اُجالا کیا بہت

لَوٹ آؤ اب بھی وقت ہے طوفاں سے مت لڑو
ساحل سے دوستوں نے اشارا کیا بہت

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

مدتوں سے نہیں مہکی ہے سفر کی خوشبو
پھر بھی پردیس میں آجاتی ہے گھر کی خوشبو

لوریاں دے کے سُلا دیتی ہے تنہائی میں
کبھی دیوار کی خوشبو، کبھی در کی خوشبو

اب کے آؤں گا تو سینے سے لگا لوں گا تجھے
مجھ سے ناراض نہ ہو میرے نگر کی خوشبو

یاد ہے مجھ کو کہ جب میں نے وطن کو چھوڑا
دُور تک ساتھ چلی دیدۂ تر کی خوشبو

میں نے اجداد سے جینے کا قرینہ سیکھا
مجھ کو ورثے میں مِلی علم و ہُنر کی خوشبو

اُس نے بس اتنا ہی لکھا تھا کہ تم کیسے ہو
ذہن مہکا گئی اتنی سی خبر کی خوشبو

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

میرؔ کی سادگی بیان میں رکھ
داغؔ کی دِل کشی زبان میں رکھ

دوسروں کو بھی روشنی پہنچے
یُوں دِیا گھر کے درمیان میں رکھ

امن اور صُلح و آشتی کیا ہے
یہ سوالات امتحان میں رکھ

اپنے پُرکھوں کے کارناموں کے
کچھ حوالے بھی داستان میں رکھ

نیکیاں اب نہ ڈال دریا میں
ہم فقیروں کی بات دھیان میں رکھ

دھوپ ہی اب تُجھے جگائے گی
کوئی کھڑکی کُھلے مکان میں رکھ

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

تمھارا قرض یقیناً اُتار دیں گے ہم
یہ جان ہے اِسے تم پر سے وار دیں گے ہم

خزاں کی جتنی بھی فصلیں ہیں سب ہمیں دیدو
خزاں کے بدلے میں فصلِ بہار دیں گے ہم

حضور آپ پشیماں ہوں کب گوارا ہے
یہ اپنی جیت کی بازی بھی ہار دیں گے ہم

بلا سے ہم نہ رہیں اس کا غم نہیں ہم کو
یہ راستے تو یقیناً سنوار دیں گے ہم

وہ اپنا دشمنِ جانی ہے ہم کو ہے معلوم
وہ مِل گیا تو دُعائیں ہزار دیں گے ہم

یہ مانا آج کی شب ہم پہ ہے بہت بھاری
مگر یہ آج کی شب بھی گذار دیں گے ہم

لہو سے اپنے چراغوں کو روشنی دیکر
رُخِ حیات کو نقش و نگار دیں گے ہم

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اب جُرم کیسا جُرم کی حد میں نہیں ہوئی
کِس کو سزا ملے گی کہ زد میں نہیں کوئی

دھبّے لہُو کے دامنِ قاتل سے ہیں عیاں
لیکن سوال یہ ہے سند میں نہیں کوئی

لڑتے رہیں گے گردشِ دَوراں سے عُمر بھر
اب یہ بھی غم نہیں کہ مدد میں نہیں کوئی

لو آج یہ بھی ایک نیا تجربہ ہوا
اُس جیسا شخص بُغض و حسد میں نہیں کوئی

اِک شخص کہہ رہا تھا یہ چڑھ کر پہاڑ پر
میں سب سے ہوں بڑا مرے قد میں نہیں کوئی

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

گلیاں چُپ ہیں گھر خاموش
سڑک کا ہر منظر خاموش

سارے شہر میں سناٹا
دیواریں چُپ در خاموش

چہل پہل بازار کی ختم
کالوپور ٹاور[۱] خاموش

باہر پہرہ بندوقیں
گھر میں سب ڈر کر خاموش

جینا ہے چُپ رہ کر جی
مرنا ہے تو مر خاموش

گنبد اور منارے چُپ
مسجد اور مندر خاموش

احمد آباد کی بستی کا
رحمتؔ ہر اک گھر خاموش

شیخ[۲] آدم آبو والا
اِک اچھا شاعر خاموش

۱ احمد آباد کی بہت مشہور جگہ

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

شہر میں جنگ ہُوئی ہے پھر سے
زیست بے رنگ ہُوئی ہے پھر سے

ہم نے پانی کی دُعا مانگی تھی
بارشِ سنگ ہُوئی ہے پھر سے

چند لوگوں کی سیاست کے طفیل
زندگی تنگ ہُوئی ہے پھر سے

یہ اَہنسا کی مقدّس دھرتی
باعثِ ننگ ہوئی ہے پھر سے

مسئلہ ہندو و مُسلم کا نہیں
اور ہی جنگ ہوئی ہے پھر سے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

قتل و خونریزی کے منظر نہیں دیکھے جاتے
ہم سے جلتے ہوئے یہ گھر نہیں دیکھے جاتے

اب تو اک بوجھ بصیرت بھی بنی جاتی ہے
اب یہ اُڑتے ہوئے پتھر نہیں دیکھے جاتے

ہو کسی کا بھی لہو رنگِ لہو ایک تو ہے
اب یہ چلتے ہُوئے خنجر نہیں دیکھے جاتے

تابکے دورِ جنوں رقصِ جنوں
اب یہ بربادی کے منظر نہیں دیکھے جاتے

ہم نے بگڑے ہوئے حالات تو دیکھے ہیں بہت
اتنے بگڑے ہوئے تیور نہیں دیکھے جاتے

پیار کی شمعیں جلا دو کہ اُجالا ہو جائے
ہم سے تاریکی کے منظر نہیں دیکھے جاتے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

عجیب طرح کٹا زیست کا سفر صاحب
کہیں پہ بھی نہ مِلا سایۂ شجر صاحب

بہت کٹھن ہے یہ تخلیق کا ہُنر صاحب
نہیں ہے نقد ونظر کی یہ رہ گذر صاحب

ذرا سی بھول سے پگڑی اُچھل بھی سکتی ہے
ذرا سی چوُک سے کٹ جائے گا یہ سر صاحب

"بڑے بڑوں کے قدم ڈگمگائے ہیں کیا کیا"
سخن کی راہ ہے کانٹوں کی رہ گذر صاحب

تمام شہر میں معتوب ایک ہم ٹھہرے
تمام شہر میں اِک آپ معتبر صاحب

اُس ایک شخص کو بس ایک بار دیکھا تھا
پھر اُس کے بعد ملے ہم نہ عمر بھر صاحب

لکھیں گے نام کا بس ایک حرف مقطعے میں
کریں گے ہم بھی تخلّص کو مختصر صاحب

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اُن سے بچھڑ کے کچھ نہ سُہانا لگا مجھے
وقفہ بھی ایک پَل کا زمانا لگا مجھے

دیر وحرم کو چھوڑ کے میخانے آگیا
بس اِک سکون کا یہ ٹھکانہ لگا مجھے

اِک اور عمر چاہیئے اس کو سمجھنے میں
خود کو سمجھنے میں تو زمانا لگا مجھے

مرنے کے بعد بھی نہ ہوئی قدرِ علم وفن
حرماں نصیب یاس یگانہ لگا مجھے

سوچا تھا کچھ سکون ملے گا وطن سے دُور
یہ بھی نہ عافیت کا ٹھکانا لگا مجھے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

آرزوؤں کا نگر چھوڑ آئے
ناز تھا جس پہ وہ گھر چھوڑ آئے

اِک تری یاد بچا کر رکھ لی
سارا سامانِ سفر چھوڑ آئے

مدتوں یاد رکھے گی دُنیا
ہم بھی اِک ایسا ہُنر چھوڑ آئے

گھر کے باہر بھی اُداسی نہ گئی
گھر سے گھبرا کے جو گھر چھوڑ آئے

تھک گئے جب کوئی کھڑکی نہ کُھلی
ہم وہیں دیدۂ تر چھوڑ آئے

اُس کو آئے ہی بنے گی رحمت
آج اِک ایسی خبر چھوڑ آئے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

تجھے اے گردشِ ایام اکثر
بُھلایا ہے اُٹھا کر جام اکثر

ہمیں پر مہرباں دیکھی گئی ہے
نگاہِ گردشِ ایام اکثر

سُراغ کامیابی لے اُڑی ہے
ہماری کوششِ ناکام اکثر

نہ مِل پایا کوئی ہمدم تو رحمتؔ
ہوئی توبہ شریکِ جام اکثر

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

خداوندِ ادب بگڑے ہوئے ہیں
کھری کھدی تو سب بگڑے ہوئے ہیں

حواس و ہوش قابو میں نہیں ہیں
دہن بگڑا ہے لب بگڑے ہوئے ہیں

بزرگوں کی شرافت غرقِ صہبا
میاں نام ونسب بگڑے ہوئے ہیں

یہاں کس کس کو سمجھاؤ گے رحمت
یہاں تو سب کے ڈھب بگڑے ہوئے ہیں

یہاں آوے کا آوا ہی غلط ہے
یہاں تو سب کے سب بگڑے ہوئے ہیں

ہمارا وقت بھی آئے گا یارو
ابھی تو ہم سے سب بگڑے ہوئے ہیں

مِرا رُوئے سخن اُن سے نہیں ہے
وہ مجھ سے بے سبب بگڑے ہوئے ہیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

بن کر ترے کوچے میں سوالی نہیں آئے
لیکر کوئی تصویر خیالی نہیں آئے

یہ بات الگ ہم نے نوازا نہیں اُن کو
اِس عہد میں کیا لوگ مثالی نہیں آئے

ہر بار نئے درد کی سوغات ملی ہے
دروازے سے اُس کے کبھی خالی نہیں آئے

دیتے جو بزرگوں کے حوالے سے دُعائیں
چوکھٹ پہ مری ایسے سوالی نہیں آئے

ہم جنسِ وفا کس کے حوالے کریں رحمت
وہ لوگ جو تھے ظرف کے عالی نہیں آئے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

میرے نام سے ملیگا تمہیں جام میکدے میں
کہ لکھا ہے سب سے پہلے مرا نام میکدے میں

نہ ہوا کبھی نہ ہوگا یہ نظام میکدے میں
کوئی خاص میکدے میں کوئی عام میکدے میں

مرا میکدہ سلامت، مِرا میکدہ سلامت
''مِری صبح میکدے میں مِری شام میکدے میں''

کسی راہ سے بھی گذروں رہِ میکدہ سے گذروں
کسی کام سے بھی نکلوں، مجھے کام میکدے میں

کہیں کیوں کسی سے غالبؔ کہیں کیوں کسی سے رحمتؔ
کہ ملے تھے ہم کو واعظ سر شام میکدے میں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

شرافتوں کی سجا کر دُکان رکھتے تھے
مرے بزرگ بڑی آن بان رکھتے تھے

ہو اپنے گھر بھی اُجالا پڑوس بھی روشن
دیا جلا کے وہ یوں درمیان رکھتے تھے

حویلیوں میں یہ دیواریں کھینچ دیں کس نے
یہاں تو لوگ بڑے خاندان رکھتے تھے

شرافتوں کے نمونے کہاں گئے اب وہ
جو اپنے ساتھ پڑوسی کا دھیان رکھتے تھے

یہ اور بات کہ ہم چپ رہے مروّت میں
وگرنہ منھ میں تو ہم بھی زبان رکھتے تھے

کسی نے غور سے ہم کو پڑھا نہیں رحمتؔ

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

منفرد اپنے خاندان میں ہُوں
یہ یقین ہے کہ پھر گمان میں ہُوں

اِن دِنوں صرف سامنے تو ہے
اِن دِنوں صرف تیرے دھیان میں ہُوں

سوچ لے اور فیصلہ کر لے
تیر ہُوں میں، ابھی کمان میں ہُوں

کچھ سوالوں کے حل نہیں ملتے
آج کل سخت امتحان میں ہوں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

قد سے اُونچے بھی کئی سر دیکھے
شہر میں ایسے بھی منظر دیکھے

اپنا ماضی بھی بہت روشن تھا
کِس کو فُرصت تھی کہ مُڑ کر دیکھے

نئی نسلوں کا مقدّر دیکھو
ہوش میں آئیں تو پتّھر دیکھے

تُم نے کانوں سے سُنا ہے جن کو
ہم نے آنکھوں سے وہ منظر دیکھے

دشمنوں سے تو گِلا کیا رحمتؔ
ہم نے یاروں کے بھی تیور دیکھے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

کبھی دیکھا نہ لکیروں سے مقدّر ہم نے
پاؤں پھیلائے سدا دیکھ کے چادر ہم نے

زندگی تجھ سے بہر حال نبھاتے ہی رہے
زندگی تیرے بہر دیکھے ہیں تیور ہم نے

ہم نے حق بات کہی اور بُرے بن بیٹھے
اور حق بات پہ کھائے بھی ہیں پتّھر ہم نے

فیض اُٹھایا ہے بہت صحبتِ علم و فن کا
جوشؔ و مخدومؔ سے دیکھے ہیں سخنور ہم نے

جن سے وابستہ تھیں اجداد کی یادیں رحمتؔ
اچکنیں پھینکیں، نہ اس طرح کے مفلر ہم نے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

بھٹکتے در بدر دیکھے گئے ہیں
حضور اہلِ ہُنر دیکھے گئے ہیں

یہ مژدہ قافلے والوں کو دے دو
کہ آثارِ سحر دیکھے گئے ہیں

گزرتی ہے وہیں سے راہ منزل
جہاں سولی پہ سر دیکھے گئے ہیں

کوئی تازہ مُصیبت آئے گی پھر
ہمارے بام و در دیکھے گئے ہیں

الٰہی خیر اہلِ آشیاں کی
چمن میں بال و پر دیکھے گئے ہیں

وہ جن کا گھر ہے لیکن گھر نہیں ہے
یہاں ایسے بھی گھر دیکھے گئے ہیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

آج کی رات بہت روشن ہے
غم کی سوغات بہت روشن ہے

ٹوٹ کر پیار کیا ہے تجھ کو
اور یہ بات بہت روشن ہے

ہم ہیں اور گوشہ تنہائی ہے
دن سے تو رات بہت روشن ہے

آخری چال ہے اس بازی کی
اب مجھے مات بہت روشن ہے

نقش جتنے بھی ہیں سب دھندلے ہیں
اس کی اِک ذات بہت روشن ہے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

گھر سے نکلے تو نہ دیکھی کبھی گھر کی صُورت
زندگی ہم نے بسر کی ہے سفر کی صُورت

وہ بھی کیا دن تھے اثر کو تھی دعاؤں کی تلاش
اب دعا ڈھونڈتی پھرتی ہے اثر کی صُورت

اور ہے اس سے زیادہ کوئی محفوظ جگہ
اس کو آنکھوں میں بسایا ہے نظر کی صُورت

کارواں والو اندھیروں سے نہ گھبراؤ کہ اب
ان اندھیروں ہی میں نکلے گی سحر کی صُورت

وہ بھی غالبؔ کے طرفدار ہیں ہم بھی رحمتؔ
ہے اِدھر کی وہی صُورت جو اُدھر کی صُورت

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

تو مُجھ سے ایک پل کو بھی جُدا نئیں
سوا تیرے کسی کا آسرا نئیں

دُعا میں ہاتھ پھیلائے کھڑا ہوں
میں کیا چاہوں، یہ کچھ تجھ سے چھُپا نئیں

امیرِ شہر سے کچھ بھی نہ لوں گا
گدا ہوں میں پر اس دَر کا گدا نئیں

ترے در کے سوا معبود میرے
کسی بھی در پہ سر میرا جُھکا نئیں

مجھے ایمان کی دولت عطا کر
میں اب اس کے سوا کچھ مانگتا نئیں

حریفوں کو تو میرے معاف کردے
دُعا دوں ہوں میں اُن کو بددُعا نئیں

کہ تو ہی مالکِ دونوں جہاں ہے
کہ تیرے قبضۂ قدرت میں کیا نئیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

دیکھتے رہئے مگر چُپ رہئے
ہے یہ بہروں کا نگر چُپ رہئے

ہیں جہاں آگ کے شعلے روشن
بس وہیں ہے مرا گھر چُپ رہئے

اپنے ہی لوگ ہیں دُشمن اپنے
بات یہ سچ ہے مگر چُپ رہئے

کس طرح کا ہے یہ انصاف بتاؤ
ظلم سہہ لیجے مگر چُپ رہئے

کون سُنتا ہے فغانِ درویش
کچھ نہیں ہوگا اثر چُپ رہئے

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

سبھی کو خوف تھا ہر دل میں ایک ڈر جاگا
ہمارے شہر کا ہر شخص رات بھر جاگا

دِلوں میں خوف اِدھر بھی تھا اور اُدھر بھی تھا
وہ مجھ کو سوچ کے، میں اس کو سوچ کر جاگا

مَیں جاگتا رہا جب تک کِسی کو فکر نہ تھی
مَیں تھک کے سوگیا جس وقت سارا گھر جاگا

کِسی کی یاد نہ اِک پَل جُدا ہُوئی مجھ سے
یہ اور بات نہ اب تک مرا سفر جاگا

عجیب طرح کٹی اس کی رات بھی رحمتؔ
مِلا نہ چین مجھے میں بھی رات بھر جاگا

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

وفاؤں کا صلہ ہم کو مِلا نئیں
مگر اس بات کا ہم کو گِلا نئیں

بہت دُوری ہے یُوں دیکھو تو اُس سے
اگر سوچو تو کچھ بھی فاصلہ نئیں

اُسے چاہا بھی اور سوچا بھی اُس کو
اُسے ڈھونڈا بہت لیکن مِلا نئیں

مقابل آکے دو دو بات کرلیں
حریفوں میں ابھی یہ حوصلہ نئیں

بس اِک پَل کو لگی تھی آنکھ اپنی
رہِ منزل پہ اپنا قافلہ نئیں

ہمیں غم ہے اُسی غنچے کا رحمتؔ
کہ جو مُرجھا گیا لیکن کِھلا نئیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

یہاں شعلوں میں لپٹے گھر بہت ہیں
جو آنکھیں ہوں تو یہ منظر بہت ہیں

ہمارا شہر ہے گاندھی سے منسوب
ہمارے شہر میں پتّھر بہت ہیں

یہاں آدرش سب اوڑھے ہوئے ہیں
یہاں پہنے ہوئے کھدّر بہت ہیں

یہاں پر جُرم ہے پینا پلانا
یہاں پر میکدے کے در بہت ہیں

عمل پیرا یہاں کوئی نہیں ہے
نصیحت کے یہاں دفتر بہت ہیں

یہاں پر جان کی قیمت نہیں ہے
یہاں پر گولیاں، خنجر بہت ہیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

اہنسا بس نصابوں میں ہے محفوظ
یہاں پر خیر کم ہے شہر بہت ہیں

بس اب آگے زباں کھولو نہ رحمتؔ
کہ قرض اس شہر کے تم پر بہت ہیں

نوٹ: اس غزل کے تمام اشعار گجرات کے شہر احمد آباد سے منسوب ہیں جہاں پر مستقل قیام ہے۔ رحمتؔ

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

حادثہ ایسا ہوا مَیں ڈر گیا
جسم تو باقی رہا اور سر گیا

کر دیا کس نے یہ دو ٹکڑے مجھے
اِس طرف مسجد اُدھر مندر گیا

حادثہ جب بھی کوئی مُجھ پر ہوا
حوصلے کچھ اور پختہ کر گیا

گھر میں سب کچھ تھا مگر میں ہی نہ تھا
بعد مدّت کے جو اپنے گھر گیا

آپ رحمتؔ اِس طرح ٹوٹے تھے کل
دیکھ کر سُن کر کوئی چھو کر گیا

نوٹ: ۱۲/دسمبر ۱۹۹۲ء کا حادثہ جب کہ پولیس میرے مکان میں گھس آئی اور کافی نقصان کیا، مجھے بھی کافی چوٹیں آئیں۔ رحمتؔ

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

ہجومِ غم سے گھبرائے ہوئے ہیں
تری محفل میں ہم آئے ہوئے ہیں

ترا در چھوڑ کر جائیں کہاں اب
زمانے بھر کے ٹھکرائے ہوئے ہیں

دِوانہ کہہ رہی ہے ہم کو دُنیا
محبت کی سزا پائے ہوئے ہیں

زباں کا تیر تھا، دِل پر لگا ہے
ہم ایسا زخم بھی کھائے ہوئے ہیں

وہ آئیں گے، وہ آتے ہیں، وہ آئے
دلِ ناداں کو بہلائے ہوئے ہیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

سوال کی اس کے بات نکلے
تو خود کو میں لاجواب دیکھوں

جو آسماں سے زمیں پہ اُتری
میں وہ مکمّل کتاب دیکھوں

جو اُس کے احکام پر چلوں میں
تو زندگی کامیاب دیکھوں

جُھکی جُھکی ڈالیوں میں رحمت
کھلے کھلے سے گلاب دیکھوں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

پتے کی طرح پیڑ سے ،گر جائیں گے دیکھو
ڈھونڈو گے بہت ہاتھ نہیں آئیں گے دیکھو

وہ جن پہ بھروسہ ہے شناسائی کا تم کو
نظروں کو بچا کر وہ گزر جائیں گے دیکھو

تنہا نہ کٹے گا یہ سفر زیست کا ہم سے
تم ہم سے جو بچھڑو گے تو مر جائیں گے دیکھو

کانٹے تو بہر حال گلستاں میں رہیں گے
وہ پھول، جو نظروں سے اتر جائیں گے دیکھو

لہجے کی مرے قدر مرے بعد کروگے
اشعار مرے بعد میں یاد آئیں گے دیکھو

کیوں میرؔ و غالبؔ سا نہیں کوئی سخنور
یہ بات کسی دن تمھیں سمجھائیں گے دیکھو

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

جگمگا اُٹھتا ہے یادوں کا نگر شام کے بعد
تیز ہوتا ہے خیالوں کا سفر شام کے بعد

وہ بھی کیا دن تھے کہ جب شہر میں مِل بیٹھتے تھے
اہلِ فن، اہلِ سخن، اہلِ ہُنر شام کے بعد

محفلیں روز محبت کی سجا کرتی تھیں
خوف تھا کوئی نہ دہشت تھی نہ ڈر شام کے بعد

مُنہ سے جو بات نکلتی تھی اثر رکھتی تھی
گرم ہو جاتی تھی لمحوں میں خبر شام کے بعد

مسئلے موجِ مئے ناب میں ہو جاتے تھے غرق
اور بڑھ جاتا تھا صہبا کا اثر شام کے بعد

یاد ایامِ گذشتہ کی کہانی مت پُوچھ
اب تو تنہائی ہے، میں ہُوں، مرا گھر شام کے بعد

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

جنگل میں اِک گھر کو بنا کر بیٹھے ہیں
شہر سے ویرانے میں آ کر بیٹھے ہیں

ملنا جُلنا ہم نے سب سے چھوڑ دیا
تنہائی سے ہاتھ مِلا کر بیٹھے ہیں

ہم نے ان کا چہرہ پڑھ کر دیکھ لیا
ہم سے ہی وہ ہم کو چُھپا کر بیٹھے ہیں

اپنوں ہی کی یاد ستاتی رہتی ہے
اپنوں ہی سے دھوکہ کھا کر بیٹھے ہیں

کاغذ قلم کتابیں اپنے ساتھی ہیں
اپنی دُنیا الگ بسا کر بیٹھے ہیں

کون سُنے گا، کس کو فرصت کس سے کہیں
غزلوں میں دُکھ درد چُھپا کر بیٹھے ہیں

اِک اِک کر کے ساتھی سب منھ موڑ چلے
ہم بھی اب اک آس لگا کر بیٹھے ہیں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

کبھی تو ایسا بھی خواب دیکھوں
سرہانے رکھے گلاب دیکھوں

تمام شب جاگ کر گزاروں
تمام دِن اضطراب دیکھوں

یہی تمنا ہے اب کے اس کو
قدم قدم کامیاب دیکھوں

ورق ورق زندگی کا پڑھ لوں
میں اس کا چہرہ کتاب دیکھوں

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

جینا ہی پڑے گا میاں کچھ سال تمھیں اور
کچھ زخم بھی کھانے ہیں بہر حال تمھیں اور

خاموش رہو گے تو خسارے میں رہو گے
اس طرح تو کردیں گے وہ پامال تمھیں اور

اس عمر میں اس حال میں اس شہر میں رحمتؔ
کچھ غم بھی اُٹھانے ہیں بہر حال تمھیں اور

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Kulliyat-e-Rehmat Amrohvi

آپ نے ۱۹۴۴ء سے ۱۹۷۴ء تک 'دی نیو کومرشیل مل' میں جوبر کی حیثیت سے کام کیا اور ۱۹۷۴ء سے ۲۰۰۴ء تک اردو کے وزٹنگ پروفیسر کے طور پر گجرات ودیا پیٹھ میں اپنی خدمات انجام دیں۔ اس ایک طویل عرصہ کے دوران ایک خاص بات یہ رہی کہ رحمت صاحب نے غیر اردوداں طبقے کو نہ صرف اردو سکھائی بلکہ شعروسخن کی جانب بھی توجہ دلائی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ڈاکٹر انجنا سندھیر، ڈاکٹر شمع شیخ اور پرمود کمار کُش نے باقاعدہ اردو شاعری پر قدرت حاصل کی جس کا ثبوت اردو میں شائع شدہ ان کا کلام ہے۔ اسی طرح آپ نے یہاں رہ کر اردو کی شمع کو نہ صرف روشن رکھا بلکہ بڑے پیمانے پر اردو کی خدمت کی اگر یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا۔

آپ کی خدمت کے اعتراف میں آپ کو حسب ذیل اعزاز و انعامات سے نوازا گیا:

Honours & Awards

• An Honour Trophy from Punjab Youth Forum-1984 • An Honour Trophy, Shawl & Cash from Education Minister, **Prof. Hasmukhbhai Patel**-1984 • Progressive Writers Association (Trophy)-1985 • Bengal Urdu Academy-1987 • Gujarat Urdu Academy - 1988 • Uttar Pradesh Urdu Academy-1989 • Bihar Urdu Academy - 1989 • Inauguration of a Book "Guldasta-e-Gazal" in Gujarat Vidyapith by Ex. Prime Minister of india, **Shri I.K. Gujral** - 1988 • In December 2003, Gujarat Govt. honoured him and **"Gujarat Gaurav"** award was given him by Gujarat Sahitya Academy, in which he was honoured by Trophy, Shawl and Cash.

گجرات اُردو ساھتیہ اکادمی · گاندھی نگر

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure

Kulliyat-e-Rehmat Amrohvi

آپ نے ۱۹۴۴ء سے ۱۹۷۴ء تک 'دی نیوکومرشیل' مِل میں جوبَر کی حیثیت سے کام کیا اور ۱۹۷۴ء سے ۲۰۰۴ء تک اردو کے وزٹنگ پروفیسر کے طور پر گجرات وِدیا پیٹھ میں اپنی خدمات انجام دیں۔ اس ایک طویل عرصہ کے دوران ایک خاص بات یہ رہی کہ رحمت صاحب نے غیر اردوداں طبقے کو نہ صرف اردو سکھائی بلکہ شعروسخن کی جانب بھی توجہ دلائی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ڈاکٹر انجنا سندھیر، ڈاکٹر شمع شیخ اور پرمود کمار گش نے باقاعدہ اردو شاعری پر قدرت حاصل کی جس کا ثبوت اردو میں شائع شدہ ان کا کلام ہے۔ اسی طرح آپ نے یہاں رہ کر اردو کی شمع کو نہ صرف روشن رکھا بلکہ بڑے پیمانے پر اردو کی خدمت کی اگر یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا۔

آپ کی خدمت کے اعتراف میں آپ کو حسبِ ذیل اعزاز وانعامات سے نوازا گیا:

Honours & Awards

• An Honour Trophy from Punjab Youth Forum-1984 • An Honour Trophy, Shawl & Cash from Education Minister, **Prof. Hasmukhbhai Patel**-1984 • Progressive Writers Association (Trophy)-1985 • Bengal Urdu Academy-1987 • Gujarat Urdu Academy - 1988 • Uttar Pradesh Urdu Academy-1989 • Bihar Urdu Academy - 1989 • Inauguration of a Book "Guldasta-e-Gazal" in Gujarat Vidyapith by Ex. Prime Minister of india, **Shri I.K. Gujral** - 1988 • In December 2003, Gujarat Govt. honoured him and **"Gujarat Gaurav"** award was given him by Gujarat Sahitya Academy, in which he was honoured by Trophy, Shawl and Cash.

گجرات اُردو ساھتیہ اکادمی، گاندھی نگر

Digitized By e Gangotri and Kashmir Treasure